انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوہرِ حکمت

(چھٹا شمارہ)

زیارتِ امام حسین علیہ السلام

(آداب وفضیلت اقوالِ معصومین علیہم السلام کی روشنی میں)

السلام علیک یا ابا عبداللہ الحسین

تألیف: حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی

التماس سورۃ الفاتحہ برائے مرحوم ولایت حسین اے وی ڈی

Green Island Youth Forum

(A Project of GIT®)

GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Fatimiyah Community Centre, Karachi.
Contact: 021-32253606, Email: giyf@greenislandtrust.org, Web: youth.greenislandtrust.org

گوہرِ حکمت (چھٹا شمارہ)

زیارتِ امام حسین علیہ السلام

(آداب و فضیلت اقوالِ معصومین علیہم السلام کی روشنی میں)

پیشکش: گرین آئی لینڈ یوتھ فورم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	گوہرِ حکمت
تالیف	:	حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی
تصحیح وترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا مصطفی علی وکیل
کمپوزنگ	:	مولانا محمد رضا رطنانی
تاریخ اشاعت	:	صفر المظفر ۱۴۳۵ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

التماس برائے سورہ فاتحہ

کاظم حسین AVD	فاطمہ بائی زوجہ رضا حسین	محمد علی لیلانی
غلام حسین AVD	وکیل خاندان کے مرحومین	مہر النساء روحانی
رقیہ بائی AVD	نایانی خاندان کے مرحومین	غلام عباس فرشتہ
امینہ بائی AVD	ہیرانی خاندان کے مرحومین	محمد کامران جعفری
اکبر حسین AVD	پیرانی خاندان کے مرحومین	عبد الحسین راجانی
اقصیٰ زہرا پیرانی	سکینہ بائی زوجہ عبد الحسین راجانی	سید نثار حسین نقوی

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۴
۲	مقدمہ	۵
۳	جامعیت زیارتِ امام حسینؑ	۷
۴	زیارتِ امام حسینؑ کے راستے میں حاصل ہونے والے ثمرات ودرجات	۱۰
۵	فضیلت وثواب زیارتِ امام حسینؑ	۱۵
۶	آتش جہنم وزائرامام حسینؑ	۱۹
۷	ترکِ زیارت کے نقصانات	۲۳
۸	زیارتِ امام حسینؑ کے اوقاتِ مخصوص	۲۸
۹	شرائط وآداب زیارت	۴۰
۱۰	نتیجہ	۴۴
۱۱	حوالہ جات	۴۶

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔

''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم نے جو تقریباً عرصہ چھ سال سے مسلسل قوم کے نوجوانوں کی عملی، فکری اور اخلاقی تربیت کے لئے مصروف عمل ہے، اب اس کام کا بیڑا بھی اٹھایا ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوق مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش ضرور کی جائے۔ اس سلسلے میں بطور خاص اس بات کو پیش نظر رکھا گیا کہ حتی المقدور مستند علمی مواد کو ایک مختصر کتابچہ کی صورت میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے اور مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے آخر میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔ زیر نظر کتابچہ بھی اس ترغیب مطالعہ پروگرام کی چھٹی کڑی ہے امید ہے کہ مومنین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

برادر ارجمند قبلہ مولانا مصطفی علی وکیل اور ان کے ساتھیوں کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امامؑ میں شامل فرمائے۔

والسلام

غلام رضا روحانی

مقدمہ

الحمدللہ ربّ العالمین و الصلاۃُ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین سیدنا و نبینا و مولانا ابی القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم صلی علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آلہ الطیبین و الطاھرین و المعصومین (ع) امّا بعد فقد قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ:

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

(سورہ رعد آیت ۲۸)

ترجمہ: "اور آگاہ ہو جاؤ کہ اطمینانِ قلب یادِ خدا سے ہی حاصل ہوتا ہے"۔

آقائے محسن قرائتی تفسیر نور میں بیان کرتے ہیں کہ "یادِ خدا فقط زبانی نہیں ہے اگرچہ زبان سے ذکرِ خدا کرنا بھی یادِ خدا کے مصادیق میں سے ایک واضح مصداق ہے۔ اہم یہ ہے کہ انسان خدا کو ہر وقت یاد رکھے یہاں تک کہ جب خدا کی نافرمانی کرنا چاہتا ہو"۔ دراصل یادِ خدا سے مراد یہ ہے کہ انسان ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچے کہ یہ کام خدا کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں، اگر خدا کی مرضی کے مطابق ہے تو انجام دے ورنہ اس کام کو ترک کر دے اور جب انسان اس طرح خدا کو یاد رکھے گا تو قرآن یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کو ذہنی و قلبی سکون حاصل ہوگا۔ دورِ حاضر میں ہر شخص ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے اور اس سے فرار کرنے اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے مثلاً تمباکو نوشی، سیر و تفریح اور اسی قسم کے دوسرے بہت سے کام مگر یہ سب عارضی طور پر ذھن سے پریشانیوں کو بھلا دیتا جبکہ مکمل ذھنی سکون اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اطمینان قلب حاصل ہو اور یہ فقط انسان کو خدا کی یاد ہی سے میسر آ سکتا ہے اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے نہ تمباکو نوشی کی ضرورت ہے نہ کسی دوسرے عمل کی۔ صرف خدا کی یاد (ذکرِ خدا) انسان کے قلب کو مطمئن کر سکتی ہے جیسے نماز کے ذریعے، روزہ کے ذریعے اور دیگر ان اعمال کے ذریعے سے جو خدا کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوں انجام دے کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔

زیارت امام حسین ؑ بھی ان اعمال میں سے ہے کہ جو نہ صرف پسندیدہ اعمال میں سے ہے بلکہ انسان کے ایمان و درجات کو بلند کرنے کا سبب ہے۔ جس کے سبب انسان خدا کے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے معنی سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ زیارت کا لفظ "زور" سے مشتق ہے، جس سے مراد میلان اور

عدول یعنی کسی طرف مائل ہونا اور کسی سے عدول یعنی پیٹھ پھیرنا، منہ موڑنا ہے۔ زائر اسی عنوان سے کہا جاتا ہے کیونکہ جب کوئی شخص کسی کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کے علاوہ باقی سب سے عدول کرتا ہے۔ زیارت درحقیقت زائر کا جس کی زیارت کی جائے اس کے پاس حضور حقیقی ہے فقط حضور جسمی کافی نہیں ہے۔ بلکہ قلبی وذھنی طور پر بھی اس کی تمام توجہ جس کی زیارت کی جارہی ہے اس کی طرف ہو اور اس کے علاوہ تمام خیالات اور فکروں سے دوری اور عدول کے ساتھ ہو، یہی وجہ ہے کہ آئمہؑ کی زیارت مقام بعید سے بھی موجود ہے۔ پس اگر کوئی امامؑ کی زیارت کے لئے جائے لیکن اس کا ذھن کسی اور طرف ہو تو زیارت کا وہ فائدہ جو اسے ملنا چاہیئے تھا حاصل نہیں ہوتا ہے پس زیارت کو دو طرح سے انجام دیا جاسکتا ہے (۱) زیارت جسمی وروحی (۲) زیارت روحی فقط۔

زیارت میں پرشکوہ ترین زیارت کہ جس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ امام حسینؑ کی زیارت ہے جس کے بارے میں یہ بیان ہوا ہے کہ

”من زار قبر الحسين عليه السلام بن علي عليه السلام يوم عاشوراء عارفاً بحقه كان كمن زار الله في عرشه“

(تهذيب الأحكام ج:6 ص:51)

”جو شخص قبرِ امام حسینؑ کی زیارت عاشور کے دن امام کے حق کو پہچانتے ہوئے انجام دے ایسا ہے کہ جیسے اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی ہو“

گویا اس نے خدا کا قصد کیا اور باقی سب سے منہ پھیر لیا۔ اس سے بڑھ کر ذکر خدا کیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ زیارت امام حسینؑ کے اندر تمام عبادات کے خواص موجود ہیں۔ جیسا کہ آگے آپ کے سامنے بیان کیا جائے گا۔

جامعیت زیارتِ امام حسین علیہ السلام

زیارت اطاعت الٰہی کا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس میں ہر عبادت چاہے واجب ہو یا مستحب، زبانی ہو یا عملی، قلبی ہو یا بدنی، تمام کی خصوصیات اس میں موجود ہیں۔مثال کے طور پر:

نماز:

روایت میں آیا ہے:

”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ وَكَّلَ اللَّهُ بِقَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ شُعْثاً غُبْراً يَبْكُونَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُصَلُّونَ عِنْدَهُ الصَّلَاةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِهِمْ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الْآدَمِيِّينَ يَكُونُ ثَوَابُ صَلَوَاتِهِمْ وَأَجْرُ ذَلِكَ لِمَنْ زَارَ قَبْرَهُ“

(مستدرک الوسائل ج:10 ص:244)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوند متعال نے قبر امام حسینؑ پر 70،000 فرشتے مقرر کیے ہیں جو گرد آلود اور غبار آلود حالت میں قبر امام حسینؑ کے پاس قیامت تک گریہ کرتے ہیں گے اور وہ ستر ہزار نماز گزار فرشتے کہ ہر ایک کی نماز ایک ہزار انسان کی نماز کے برابر ہوتی ہے، آپؑ کی قبر مبارک کے پاس نماز ادا کرتے ہیں پس ان نمازوں کا ثواب اور ان کا اجر زائر امام حسینؑ کے لئے قرار دیا جاتا ہے۔

روزہ:

روزہ وہ عظیم عبادت ہے کہ جو آتش جہنم سے بچنے کے لئے ایک مضبوط ترین ڈھال ہے۔

روایت بمناسبتِ زیارت امام حسینؑ: ”۔۔۔أَجْرَ أَلْفِ صَائِمٍ۔۔۔“

(وسائل الشیعۃ ج:14 ص:453)

”زیارت امام حسینؑ کا ثواب ہزار روزہ داروں کے برابر ہے“

حج وعمرہ:

ثواب زیارت امام حسینؑ مکہ مکرمہ میں انجام دی جانے والی عظیم عبادت حج وعمرہ کے ثواب کو بھی ضمن میں رکھتی ہے۔روایت میں آیا ہے کہ:

"۔۔۔قَالَ مَنْ زَارَهُ شَوْقاً إِلَيْهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ حَجَّةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَ أَلْفَ عُمْرَةٍ مَبْرُورَة۔۔۔"

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 453)

"جو امام حسینؑ کی زیارت شوق ورغبت سے کرے تو خداوند ہزار حج و ہزار عمرہ مقبول کو اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے"

ایک روایت میں ذکر ہے کہ "امام جعفر صادقؑ کے اصحاب میں سے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ منصور کی حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا، امام صادقؑ نجف اشرف تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میں قادسیہ کے راستے پر جاؤں اور ایک شخص کا انتظار کروں اور جب وہ آجائے تو اسے امامؑ کی خدمت میں لے آؤں۔ میں وہاں پہنچا۔طویل انتظار کے بعد جب وہ آیا تو میں نے اسے سلام کیا اور امامؑ کا پیغام پہنچایا اور امامؑ سے ملنے کی دعوت دی۔اس شخص نے کہا کہ مجھے امامؑ تک پہنچا دو۔میں اسے امامؑ کے پاس لے گیا۔۔۔۔۔

امامؑ نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟

جواب: یمن کے دور دراز علاقے سے۔

امامؑ: آنے کا مقصد؟

جواب: زیارت امام مظلومؑ کے لئے۔

امامؑ: صرف زیارت کے لئے؟

جواب: جی ہاں صرف زیارت امامؑ کے لئے۔

امامؑ: کس اجر وثواب کے لئے؟

جواب: تاکہ امامؑ کی زیارت کے طفیل مال، اولاد اور عمر میں سلامتی اور برکت پیدا ہو۔روزی کی فراوانی ہو، حاجات پوری ہوں۔

امامؑ: اے برادر یمنی! اس اجر وثواب سے بڑھ کر تجھے ثواب واجر بتلاؤں؟

جواب: جی ہاں! فرمائیے۔

امامؑ: معرفت اور خلوص کے ساتھ زیارت امام حسینؑ کا ثواب پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

وہ آدمی حیران ہوا تو امامؑ نے فرمایا:

جی ہاں! بلکہ دو حج جو پیغمبرؐ کے ساتھ ادا کئے ہوں، اتنا ثواب ملتا ہے جیسے جیسے اس کی حیرانی بڑھتی گئی امامؑ حج کی تعداد بڑھاتے گئے۔ یہاں تک کہ امامؑ نے فرمایا: جو شخص معرفت اور عشق کے ساتھ امامؑ کی زیارت کرے خداوند تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں پیغمبرؐ کے ساتھ ادا کردہ (۳۰) تیس حج کا ثواب لکھ دیتا ہے۔''

زکاۃ وصدقہ:

اس ضمن میں روایت ہے کہ: ''...ثَوَابَ أَلْفِ صَدَقَةٍ مَقْبُولَةٍ...''

(کامل الزیارات ص: 142)

''امامؑ کی زیارت کا ثواب ایک ہزار مقبول صدقہ کو ضمن میں رکھتا ہے''

جہاد:

اس ضمن میں روایت ہے کہ: ''...أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ...''

(کامل الزیارات ص: 143)

''آپؑ کی عارفانہ زیارت کا ثواب شہدائے بدر کے ایک ہزار شہیدوں کے اجر کے برابر ہے''

آزادی بردگان (غلاموں کی آزادی):

آپؑ کی زیارت زائر کے حق میں ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ضمن میں رکھتی ہے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ

''...مَنْ أَتَى قَبْرَ الْحُسَيْنِ مَاشِياً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
وَ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا وَ يَضَعُهَا عِتْقَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ''

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 441)

''جو شخص امامؑ کی قبر مطہر کی پیدل زیارت کرے اسے اس کے ہر قدم کے عوض کہ جو وہ اٹھاتا اور رکھتا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور ایسا غلام کہ جو جناب اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہو''

ذکرِ خدا:

ایک روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

"روي أن الله يخلق من عرق زوار الحسين ع من كل عرقة سبعين ألف ملك يسبحون الله و يهللونه ويستغفرون لزوار الحسين إلى أن تقوم الساعة"

(جامع الأخبار ص:25)

"خداوند تبارک وتعالیٰ زائر امام حسینؑ کے پسینے کے ہر قطرے سے (جو زیارت کے عزم سے اپنے مقام سے چلتا ہے اور جسم پر پسینہ آتا ہے) ستر (۷۰) ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے۔ جو تسبیح وتہلیل پروردگار کرتے ہیں اور اس کے لئے قیامت کے دن تک طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے"۔

اس کے علاوہ بھی اور بہت سی عبادتیں ہیں کہ جس کا ثواب زائرِ امام حسینؑ کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے ان میں سے بھوکوں کو کھانا کھلانا، باایمان اور مومن کا دیدار کرنا، قرض حسنہ، بیماروں کی عیادت کرنا، مومن کی تجہیز وتکفین اور رسولِ اکرمؐ کے اہل بیتؑ اور ان کے خاندان سے صلہ رحمی کا ثواب اور رسول اکرمؐ، مولا علیؑ، بی بی فاطمہ زہراؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور دیگر ائمہؑ کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں تحریر کیا جاتا ہے۔

زیارتِ امام حسینؑ کے راستے میں حاصل ہونے والے ثمرات ودرجات

آنحضرتؑ کی زیارت کے خواص اور انعام واکرام زائرین کے حالات کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ البتہ معتبر احادیث سے، زائرین کے حالات کے مطابق، جو فضائل اسے اس راہ میں حاصل ہوتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ زیارت کا مصمم ارادہ:

جب کوئی آدمی آپؑ کی زیارت کا مصمم ارادہ کرلیتا ہے تو خداوند اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

"...فَإِذَا هَمَّ الرَّجُلُ بِزِيَارَتِهِ فَاغْتَسَلَ نَادَاهُ مُحَمَّدٌ ص يَا وَفْدَ اللهِ أَبْشِرُوا بِمُرَافَقَتِي فِي الْجَنَّةِ وَ نَادَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَا ضَامِنٌ لِقَضَاءِ حَوَائِجِكُمْ وَ دَفْعِ الْبَلَاءِ عَنْكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ ثُمَّ اكْتَنَفَهُمُ النَّبِيُّ ص وَ عَلِيٌّ ع عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَائِلِهِمْ حَتَّى يَنْصَرِفُوا إِلَى أَهَالِيهِم"

(تهذيب الأحكام ج:6 ص:53)

''جب زائر زیارت کا ارادہ کرتا ہے اور غسل کرتا ہے تو پیغمبر اکرمؐ اسے ندا دیتے ہیں اے خدا کی طرف سے آنے والے! تجھے بشارت ہو تو میرے ساتھ جنت میں ہوگا اور امیر المومنینؑ اسے ندا دیتے ہیں کہ میں تیری حاجات کو پورا کرنے کی اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں کو تجھ سے دور کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ پھر یہ دونوں عظیم شخصیتیں زائر کے دائیں، بائیں اس کے ہمراہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں تک واپس لوٹ جائے''

۲۔سامان کا تہیہ کرنا:

زائر جب عزم صمیم کر لیتا ہے اور اپنا سامان سفر باندھ کر حرکت کرتا ہے:۔ تو تمام آسمان والے اسے بشارت دیتے ہیں اور قولِ امامؑ ہے کہ

''۔۔۔وَ كَّلَ اللّٰہُ بِهِ أَرْبَعَةَ آلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيْه۔۔۔''

(وسائل الشیعة ج:10 ص:299)

''اللہ تعالیٰ چار ہزار فرشتوں کو منتخب کرتا ہے جو اس پر درود بھیجتے ہیں''

۳۔رقم کا خرچ کرنا:

جب زائر زیارت کے لئے رقم خرچ کرتا ہے تو روایت میں وارد ہوا ہے کہ:

''۔۔۔قَالَ يُعْطِيهِ اللّٰہُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ أَنْفَقَهُ مِثْلَ أُحُدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَ يُخْلِفُ عَلَيْهِ أَضْعَافَ مَا أَنْفَقَ وَ يَصْرِفُ عَنْهُ مِنَ الْبَلَاءِ مِمَّا قَدْ نَزَلَ فَيُدْفَعُ وَ يُحْفَظُ فِي مَالِه''

(مستدرک الوسائل ج:10 ص:263)

''خدا ہر درہم کے مقابلے میں کوہِ احد کے برابر خزانے خرچ کرنے کا ثواب عطا کرتا ہے اور جتنی رقم وہ زیارت کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کئی گنا اسے اس دنیا میں عطا کرتا ہے اور مصائب و پریشانیاں جو اس کے مقدر میں ہوتی ہیں وہ دور کر دیتا ہے''۔

اور ان سب مادی فوائد سے بڑھ کر زائر کو خوشنودی خدا اور رسولؐ اور امامؑ حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

۴۔ جب گھر سے قدم باہر رکھتا ہے:

روایت میں بیان ہوا ہے کہ

''عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ يُرِيدُ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع شَيَّعَهُ سَبْعُمِائَةِ مَلَكٍ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَ مِنْ تَحْتِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ حَتَّى يُبْلِغُوا بِهِ مَأْمَنَه۔۔۔''

(مستدرك الوسائل ج: 10 ص: 249)

امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا: ''زائر جب زیارت کے عزم سے اپنے گھر سے جونہی پہلا قدم باہر رکھتا ہے تو ہر اطراف سے (سامنے، پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے) سات سو فرشتے زائر کی ہمراہی کرتے ہیں''۔

۵۔ جب زیارت کی غرض سے وہ سفر کرتا ہے:

روایت میں بیان ہوا ہے کہ

''إِنَّ زَائِرَهُ لَيَخْرُجُ مِنْ رَحْلِهِ فَمَا يَقَعُ فِيهِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا دَعَا لَه''

(بحار الأنوار ج: 98 ص: 14)

''جب زائر زیارت کی غرض سے سفر کرتا ہے تو راستے کی ہر چیز زائر کے حق میں دعا کرتی ہے''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ:

''من أتى قبر الحسين ع ماشيا كتب الله له بكل خطوة ألف حسنة و محا عنه ألف سيئة و رفع له ألف درجة۔۔۔''

(کامل الزیارات ص: 133)

''جب زائر قبر امام حسین ؑ کی طرف پیدل چلتا ہے تو ہر قدم کے عوض ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور ہزار گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے درجہ میں ہزار درجات کا اضافہ کر دیا جاتا ہے''۔

٦۔ جب سورج اس پر چمکتا ہے:

"۔۔۔فَإِذَا وَقَعَتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ أَكَلَتْ ذُنُوبَهُ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ مَا تُبْقِي عَلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِهِ شَيْئاً۔۔۔"

(بحار الأنوار ج:98 ص:14)

"جب زائر کے سر پر سورج چمکتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور اس پر پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہ جاتا"۔

٧۔ جب پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے:

"أن الله يخلق من عرق زوار الحسين ع من كل عرقة سبعين ألف ملك يسبحون الله و يهللونه و يستغفرون لزوار الحسين إلى أن تقوم الساعة"

(جامع الأخبار ص:25)

"اللہ تعالیٰ زائر امام حسینؑ کے پسینے کے ہر قطرہ سے ستر ہزار ملائکہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح و تہلیل کرتے ہیں اور اس کے لئے قیامت تک طلبِ مغفرت کرتے رہیں گے"۔

٨۔ جب فرات پر غسل زیارت کرتا ہے:

"۔۔۔كَانَ كَمِثْلِ الَّذِي خَرَجَ مِنَ الذُّنُوب۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:187)

"زائر جب فرات پر غسل زیارت کرتا ہے تو گناہوں کی پلیدگی سے پاک صاف ہو جاتا ہے"۔

٩۔ غسل کرنے کے بعد زیارت:

"۔۔۔فَيُعْطِيهِ اللَّهُ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا أَوْ يَضَعُهَا مِائَةَ حَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ وَ مِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُورَةٍ وَ مِائَةَ غَزْوَةٍ مَعَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ إِلَى أَعْدَى عَدُوٍّ لَه"

(مستدرک الوسائل ج:10 ص:298)

"غسل کرنے کے بعد زیارت کے لئے روانہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر قدم کے بدلے میں جو وہ اٹھاتا اور رکھتا ہے، ایک سو حج مقبولہ اور ایک سو عمرہ مبرورہ اور پیغمبرؐ کے ساتھ ایک سو غزوات میں بدترین دشمنوں کے خلاف شرکت کا ثواب عطا کرتا ہے۔"

۱۰۔ جب زیارت سے واپس لوٹتا ہے:

روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

"۔۔۔یَا وَلِيَّ اللّٰهِ مَغْفُورٌ لَكَ أَنْتَ مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ وَ حِزْبِ رَسُولِهِ وَ حِزْبِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِهِ وَ اللّٰهِ لَا تَرَى النَّارَ بِعَيْنِكَ أَبَداً وَ لَا تَرَاكَ وَ لَا تَطْعَمُكَ أَبَداً"

(بحارالأنوارج:98ص:24)

"جب زائر زیارت کر کے واپس لوٹتا ہے تو فرشتوں کے گروہ اسے آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے دوست! تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور اللہ، اس کے رسولؐ اور اہل بیتؑ کے لشکر میں شامل ہو گیا ہے۔ قسم بخدا! نہ کبھی تیری آنکھیں جہنم کو دیکھیں گی اور نہ جہنم تجھے دیکھے گی اور نہ تیری خواہش کرے گی"۔

۱۱۔ موت بعداز زیارت:

جب زیارت کے بعد کچھ عرصے میں (ایک یا دو سال بعد) اگر اسے موت آجاتی ہے تو روایت میں ہے کہ:

"۔۔۔حَضَرَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ يَحْضُرُونَ غُسْلَهُ وَ أَكْفَانَهُ وَ الِاسْتِغْفَارَ لَهُ وَ يُشَيِّعُونَهُ إِلَى قَبْرِهِ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُ۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:142)

"زائر پر رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور غسل و کفن کے مراحل میں اس کے پاس ہوتے ہیں اور کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے تشیع جنازہ میں شرکت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی قبر تک پہنچنے اور اس کے لئے خدا کے حضور طلبِ مغفرت کرتے ہیں"۔

۱۲۔ موت درراہِ زیارت:

"۔۔۔تَوَلَّى الصَّلَاةَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَعَ جَبْرَئِيلَ وَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَ يُؤْتَى بِكَفَنِهِ وَ حَنُوطِهِ مِنَ الْجَنَّةِ۔۔۔ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مَعَ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ حَتَّى تُصِيبَهُ النَّفْخَةُ۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:123)

''ملائکہ آسمانی حضرت جبرائیل اور ملک الموت (حضرت عزرائیل) کے ساتھ اس پر نماز ادا کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں اور اس کے لئے جنت سے کفن اور حنوط لاتے ہیں اور صور پھونکنے تک وہ اولیاء اللہ میں شمار ہوتا ہے''۔

فضیلت وثواب زیارتِ امام حسین علیہ السلام

امام حسینؑ کی زیارت عظیم ثواب وفضیلتوں کو حاصل کرنے کا سبب بنتی ہے۔ ان فضیلتوں میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ گناہ سے پاک وصاف:

آپؑ کی با معرفت واخلاص زیارت کی کرامت یہ بھی ہے کہ زائر کو تمام گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ اس ضمن میں روایتیں حد تواتر تک ملتی ہیں اور ان روایتوں میں سے متعدد میں یہ ذکر ہوا ہے کہ:

''قال من زار الحسین ع عارفا بحقه غفر الله له ما تقدم من ذنبه و ما تأخر''

(کامل الزیارات ص: 138)

''جو شخص امام حسینؑ کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرتا ہے تو اللہ اس کے گزشتہ وآئندہ گناہ بخش دیتا ہے۔''

ایک روایت میں آیا ہے کہ:

''فَمَنْ زَارَ قَبْرَ شُهَدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ ع يُرِيدُ اللهَ بِذَلِكَ وَ صِلَةَ نَبِيِّهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ''

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 331)

''جو شخص شہداء آل محمدؐ کی قبور کی زیارت کرے (چہ جائیکہ تمام شہیدوں کے سردار امام حسینؑ کی زیارت کرے) جبکہ اس زیارت سے اس کا ارادہ خدا کا قرب ہو اور نبیؐ کے حق کی ادائیگی ہو تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے روز تولد بچہ گناہوں سے صاف ہوتا ہے''

۲۔نجات یافتہ:

روایت میں ہے کہ:

"زَائِرُ الْحُسَيْنِ ع مُشَفَّعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمِائَةِ رَجُلٍ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّار مِمَّنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْمُسْرِفِين" (کامل الزیارات ص:165)

"زائر امام حسینؑ قیامت کے دن سو ایسے افراد کو جن پر جہنم کی آگ واجب ہو چکی تھی جو دنیا میں مسرفین میں سے تھے جہنم سے نجات دلائے گا" (شفاعت کرے گا)

۳۔تا روزِ قیامت:

زیارت امام حسینؑ وہ عظیم نیکی ہے جو قیامت تک باقی رہتی ہے اور ختم نہیں ہوتی، اس کا ثواب زائر کے نامہ اعمال میں جاری وساری رہتا ہے۔روایت میں وارد ہوا ہے کہ:

"۔۔۔يَرْجِعُونَ مَعَهُ مُشَيِّعِينَ لَهُ مِنْ مَنْزِلِهِ فَإِذَا صَارُوا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالُوا نَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ فَلَا يَزَالُونَ يَزُورُونَهُ إِلَى يَوْمِ مَمَاتِهِ ثُمَّ يَزُورُونَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ ثَوَابُ ذَلِكَ لِلرَّجُلِ"

(بحار الأنوار ج:98 ص:67)

"جب کوئی زیارت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کی ہمراہی کرتے ہیں جو اس کے پلٹنے تک اس کے ہمراہ ہوتے ہیں اور جب وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے تو ندا دیتے ہیں کہ ہم تجھے اللہ کی پناہ میں دیتے ہیں اور پھر وہ اس کی موت تک روزانہ اس زائر کی زیارت کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد روزانہ قبر امام حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں اور اس کا ثواب زائر کو ملتا رہتا ہے۔"

۴۔قبولیت دعا، عمر طویل ورزق پر برکت:

روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ:

"۔۔۔وَ أَعْطَاهُ مَسْأَلَتَهُ وَ غَفَرَ ذَنْبَهُ وَ مَدَّ فِي عُمُرِهِ وَ بَسَطَ فِي رِزْقِهِ۔۔۔"

(مستدرک الوسائل ج:10 ص:239)

"زائر امام حسینؑ کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے"۔

۵۔قلبی سکون وموت سعید:

قلبی سکون کا حصول آج کل ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے مختلف راستوں کو ڈھونڈتا ہے۔

"من أتى قبر الحسين ع بعرفة قلبه الله ثلج الفؤاد"

(ثواب الأعمال ص:90)

"جو شخص روز عرفہ امامؑ کی زیارت کے لئے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو
باسکون قلب میں تبدیل کر دیتا ہے"

اور اسی طرح امامؑ کی زیارت کے ذیل میں آیا ہے کہ:

"۔۔۔یحییك الله سعیدا و لا تموت إلا سعیدا [شهیدا] و یکتبك سعیدا"

(کامل الزیارات ص:152)

"اللہ تعالیٰ باسعادت زندگی عطا کرتا ہے اور وہ نہیں مرتا مگر سعادت کے ساتھ اس دنیا سے جاتا ہے
اور اس کے لئے سعادت کو لکھا جاتا ہے"۔

٦۔فرشتگان پر فخر ومباہات:

خدا فرشتگان مقرب سے کہتا ہے:

"۔۔۔أما ترون زوار قبر الحسين أتوه شوقا إليه۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:143)

"آیا زائران حسینؑ کو نہیں دیکھتے ہو جو اس شوق سے امامؑ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں"۔

۷۔اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونا:

"من زار الحسين بن علي ع عارفا بحقه كان من محدثي الله فوق عرشه۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:141)

"جو شخص امام حسینؑ کی زیارت ان کے حق کی معرفت کے ساتھ کرے گا وہ قیامت کے دن
ہم سخن پروردگار رہوگا"

۸۔مقامِ بالاو برتر:

”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ فِي جِوَارِ نَبِيِّهِ ص وَ جِوَارِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ فَلَا يَدَعْ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الرَّحْمَةُ“

(بحارالأنوار: 98ص: 66)

”جو شخص جوارِ نبیؐ وعلیؑ وفاطمہؑ میں جگہ چاہتا ہے وہ زیارت امامؑ کوترک نہ کرے“

۹۔بی بی فاطمہ زہراؑ کی مدد:

”مَا فِي الْأَرْضِ مُؤْمِنَةٌ إِلَّا وَ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهَا أَنْ تُسْعِدَ فَاطِمَةَ ع فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ ع۔۔۔“

(بحارالأنوار: 98ص: 75)

”زمین پرکوئی مومنہ نہیں مگراس پرواجب ہے کہ وہ بی بی فاطمہ زہراؑ کی زیارتِ امام حسینؑ میں مدد کرے“

پس جو شخص زیارتِ امام حسینؑ کرتا ہے گویا اس کے ذریعے امام حسینؑ کی سوگواری اور محبت میں بی بی فاطمہؑ کا ساتھ دے رہا ہے اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے کیا مرتبہ ہوگا۔

۱۰۔امام صادقؑ کی دعا:

زائر خود اور اس کے تمام اعضاء مانند چہرہ، رخسار، آنکھ و دل امام صادقؑ کی دعا میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ اس کے اعضاء و جوارح امامؑ کے غم میں شریک ہوتے ہیں۔امامؑ فرماتے ہیں:

”۔۔۔فَارْحَمْ تِلْكَ الْوُجُوهَ الَّتِي غَيَّرَتْهَا الشَّمْسُ وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْخُدُودَ الَّتِي تَقَلَّبُ عَلَى قَبْرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْأَعْيُنَ الَّتِي جَرَتْ دُمُوعُهَا رَحْمَةً لَنَا وَ ارْحَمْ تِلْكَ الْقُلُوبَ الَّتِي جَزِعَتْ وَ احْتَرَقَتْ لَنَا وَ ارْحَمْ تِلْكَ الصَّرْخَةَ الَّتِي كَانَتْ لَنَا۔۔۔“

(بحارالأنوار: 98ص: 8)

”اے خدایا! ان چہروں پر رحم فرما جنہیں سورج کی تمازت سے متغیر کر دیا اور ان کے رخساروں پر رحم فرما جو تربت امامؑ پر قرار پائے اور ان آنکھوں پر رحم فرما جو ہمارے لئے اشک بار ہوتی ہے اور ان دلوں پر رحم فرما جو ہماری یاد میں تڑپتے ہیں اور ان آہ و بکا پر رحم فرما جو ہمارے لئے بلند ہوتے ہیں“

۱۱۔ امانت امام صادقؑ:

روایت میں بیان ہوا ہے کہ امام صادقؑ دعا فرماتے تھے کہ:

"۔۔۔اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ تِلْكَ الْأَنْفُسَ وَتِلْكَ الْأَبْدَانَ حَتَّى تُرَوِّيَهُمْ مِنَ الْحَوْضِ يَوْمَ الْعَطَشِ۔۔۔"

(ثواب الأعمال ص: 94)

"اے اللہ، میں ان نفوس وابدان کو تیرے سپرد کرتا ہوں یہاں تک کہ جب قیامت کے دن (تشنگی کی وجہ سے سب کے گلے سوکھے ہوں گے) یہ حوضِ کوثر پر سیراب ہو جائیں"

آتشِ جہنم و زائرِ امام حسین علیہ السلام

امام حسینؑ کی زیارت کی ایک خاص الخاص فضیلت بیان کی جاتی ہے جو باقی فضائل سے ایک شان امتیازی رکھتی ہے۔ اس امتیاز کو سمجھنے کے لئے ایک مثال کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنے اعمال صالحہ ہیں وہ انسان ساز ونجات بخش اور اثر وآثار کے لحاظ سے ادویہ کی مثل ہیں۔ ادویات کے خواص سو فیصد اس وقت برآمد ہوتے ہیں جب انسان ادویات کے خواص کے موانعات سے پرہیز کرتا ہے۔ جب انسان دوا بھی استعمال کرے اور ساتھ ہی بیماری بڑھانے والی خوراکیں بھی کھائے تو خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ یہی صورت اعمال صالحہ کی ہے، انسان اعمال صالحہ بھی بجالاتا ہے، ساتھ ہی اس سے اعمال ناشائستہ بھی سرزد ہوتے ہیں تو اعمال صالحہ بیمار ہو جاتے ہیں یعنی ان کے اثر میں کمی آجاتی ہے اور وہ کما حقہ انسان سازی نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ کچھ موانع ایسے بھی ہوتے ہیں جو اعمال صالحہ کے اثر کو مکمل طور پر ختم کر دیتے ہیں۔

لیکن امام عالی مقامؑ کی زیارت عارفانہ وعاشقانہ کے فضائل آفاق کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے کہ آپؑ کی فضیلت ہر فضیلت سے بڑھ کر ہے۔ اگر زیارت کے موانع جسم انسانی پر حملے پر حملے کر رہے ہوں، پھر بھی یہ ناممکن ہے کہ موانع، زائر کی زیارت کے اثرات وخواص پر حاوی ہو جائیں اور زیارت کے اثر کو ختم کر دیں اور زائر ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنا رہے۔ کیونکہ زیارت امام حسینؑ اپنے زائرین کے لئے نجات کے ہزار راستے رکھتی ہے۔ اگر موانع کسی راستے میں حائل ہو جائیں تو زیارتِ امامؑ کسی دوسرے

راستے سے نجات کا سامان کرسکتی ہے جس کے نتیجے میں زائر کسی نہ کسی طرح نجات پاتا ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ امامؑ کا زائر ہو اور ہمیشہ کے لئے آتش جہنم میں باقی رہے۔

دوسرے الفاظ میں زیارت عارفانہ و عاشقانہ امام حسینؑ کا اجر و اثر ایک ایسی امتیازی فضیلت رکھتا ہے کہ جہاں دوسرے اعمال صالحہ اپنے قوی اضداد (گناہوں) کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہوں گے وہاں زیارتِ عارفانہ امامؑ اپنی فضیلت کی وجہ سے حالت نزع سے لے کر برزخ تک اور برزخ سے لے کر محشر کے اختتام تک نجات دلاتے ہوئے جنت کے دروازے پر لا کھڑا کردے گی۔ بندے کی تمام شقاوتوں پر زیارت کی سعادتیں چھا جائیں گی اور شقاوتیں بے اثر ہو جائیں گی۔

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ (جو امام حسینؑ کی سب سے پہلے زیارت کرنے والے ہیں) نے جو فضائل امامؑ کے بیان کئے ہیں ان میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"...إِنْ تَزِلَّ لَهُمْ قَدَمٌ بِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِمْ ثَبَتَتْ لَهُمْ أُخْرَى بِمَحَبَّتِهِم..."

(بحارالأنوارج:65ص:130)

"اگر عارف و عاشق زائر کا قدم کثرت گناہ کی وجہ سے (برزخ یا قیامت میں) پھسلے گا
تو زیارت امامؑ اس کے دوسرے قدم کو سنبھال لے گی"۔

پس مختلف مراحل میں زیارت عارفانہ امام حسینؑ اس کے قدم کو ڈگمگانے سے بچائے گی۔ ان مراحل کو مختلف روایتوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے جن میں سے کچھ کا ذکر ثواب وفضائل زیارت کے باب میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ اگرچہ بعض مراحل زائر کے عقیدہ، علم و ایمان، عرفان و اخلاص و عشق کے لحاظ سے مختلف ہیں (لیکن مجموعاً ہم چند مراحل کو یہاں ذکر کرتے ہیں) کہ ان میں سے اگر کوئی مرحلہ زائر کو اپنے ایمان و عمل کی کوتاہی یا گناہ کی وجہ سے حاصل نہ بھی ہوا تو دوسرا مرحلہ اسے حاصل ہو جائے گا اور اگر دوسرا مرحلہ بھی وہ درک نہ کرسکا تو اسکے بعد والا مرحلہ اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اگر ان تمام مراحل سے گزر کر نجات نہ پاسکا تو آخری مرحلے میں ضرور نجات پائے گا اور وہ آتش جہنم سے نجات پا کر ہمیشہ کے لئے جنت میں جگہ نہ بھی بنا سکا تب بھی وہ امام حسینؑ کے زائر ہونے کی نسبت سے امامؑ کے مہمان کے طور پر جنت میں جگہ کا حقدار ہوگا۔

مرحلہ اوّل:

زیارتِ امام حسینؑ سے حاصل ہونے والے اعلیٰ درجات اس کی کامیابی کا سبب بنیں گے مثلاً موتِ سعید، روزِ قیامت تک ملائکہ کی طرف سے طلبِ مغفرت اور نماز، روزہ اور حج کا ثواب جنت میں رسولؐ کی ہمراہی وغیرہ (کہ جن کا بیان گذر چکا ہے)۔

مرحلہ دوّم:

بعض روایتوں کے مطابق اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے اور وہ ایسا ہوجائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پاک وصاف پیدا ہوا ہو پس اگر بلند وبالا مقام حاصل نہ بھی کر پایا تو گناہوں سے پاک ہونے کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مرحلہ سوّم:

اگر کوئی شخص ان دو مراحل بالا کو حاصل نہ کر سکا یعنی نہ بلند مقام حاصل کر سکا نہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک وصاف رکھ سکا یعنی اس قدر گناہ کئے کہ اس کی نیکیوں میں اس کے لئے راہِ نجات باقی نہ رہی تو اگر بوقتِ موت نجات نہ مل سکی تو عالم برزخ میں مل جائے گی اور اگر وہاں بھی نہ ملی کیونکہ نامہ اعمال کی سیاہ کاریاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ زیارت کی روشنی کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے تو قیامت کے دن گناہ گار زائر کی نجات کا سامان ہوجائے گا کیونکہ روایت میں ملتا ہے:

''کہ روزِ قیامت جناب رسول خداؐ خود صحرائے محشر میں زائر امام حسینؑ کو اس نور سے تلاش کریں گے جو زائران امامؑ کی پیشانی پر موجود ہوگا پیغمبرؐ ان کے ہاتھوں کو پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے''۔

مرحلہ چہارم:

اگر فرض کیا جائے کہ گناہوں نے اس نور کو جو اُسے امامؑ کی زیارت کے سبب حاصل ہوا تھا کو بھی ماند کر دیا اور وہ اس نور کے ذریعے سے نجات حاصل نہ کر سکا تو میدانِ محشر میں ندا بلند ہوگی:

''أَیْنَ شِیعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ ع - أَیْنَ زُوَّارُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ ع''

(کامل الزیارات ص:166)

''خاندانِ پیغمبرؐ کے شیعہ کہاں ہیں - زائرانِ امام حسینؑ کہاں ہیں''

پس کچھ لوگ اس آواز کی طرف متوجہ ہوں گے تو پھر ان سے کہا جائے گا اپنے دوستوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر جنت میں چلے جاؤ پھر زائر امامؑ اپنے دوست واحباب کے ہاتھوں کو تھام کر جنت میں چلے جائیں گے۔

مرحلہ پنجم:

اگر کچھ زائران امامؑ اس آواز کی طرف اپنے گناہوں کی وجہ سے متوجہ نہ ہو پائے تو مایوس نہ ہوں۔ روایت میں ذکر ہوا ہے کہ: ''امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ندا دی جائے گی ''اے زائران حسینؑ یہ محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں آؤ ان کے ساتھ ان کی صفوں میں آجاؤ تم لوگ ان کے ساتھ ہو، پس ان کے پرچم کے سائے میں آؤ، جو علیؑ کے مقدس ہاتھوں میں لہرا رہا ہے''۔

یہاں پر بیان کرتے چلیں کہ مرحلہ چہارم و پنجم جدا جدا ہیں بظاہر مرحلہ چہارم میں نہ صرف یہ کہ وہ خود نجات پائیں گے بلکہ ان کے دوست واحباب بھی نجات پائیں گے لیکن اگر مرحلہ چہارم حاصل نہ ہو سکا تو مرحلہ پنجم خود زائر کی نجات کا سبب بن جائے گا۔

مرحلہ ششم:

اگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے مرحلہ پنجم بھی اس کی نجات کا سبب نہ بن سکا تو ایک روایت ہے کہ قیامت کے دن پیغمبر گرامیؐ کی دختر جناب فاطمہ زہراؑ اس حال میں میدانِ محشر میں وارد ہوں گی کہ آپؑ کے پاس امام حسینؑ کا خون آلود پیراہن ہوگا اور بی بی فریاد بلند کریں گی اور شیعان امام حسینؑ کی شفاعت طلب کریں گی۔

پس اے زائر! جس نے اس بانوئے اسلام کے بیٹے کی زیارت کی ہے اور ان پر گریہ کرے گویا ان کی مساعدت کی ہے۔ اگر اب تک نجات حاصل نہ کر سکے تو یہ مقام امید باقی ہے۔ جو سبب بخشش زائر بن جائے گا کیونکہ زیارت امام حسینؑ اور ان پر گریہ وزاری کرنا قربِ خدا اور رسولؐ اور اہلبیتؑ کا بہترین وسیلہ ہے۔

مرحلہ ہفتم:

اگر زائر کے گناہ بہت سنگین ہیں اور اسے ان گناہوں نے بہت ہراساں و پریشان کر دیا ہے اور وہ اپنی نجات سے ناامید ہے اور وہ خود کو روز قیامت میں سزا یافتہ دیکھ رہا ہے اور کوئی مرحلہ اس کی نجات کا

سبب نہ بن سکا ہے کیونکہ اس کے قدم (نجات کے لئے) اس کے گناہوں کے بوجھ کی وجہ سے اس کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں تب بھی اس کی نجات ممکن ہے کیونکہ اس نے امامؑ کی بامعرفت زیارت کی ہے اور وہ امامؑ کے روضہ اقدس پر ان کی دید کے لئے گیا تھا تو اب امامؑ اس کی باز دید کے لئے اس کے پاس تشریف لائیں گے تو یہ مرحلہ باز دیدیت حسینؑ زائران امامؑ کی بخشش ونجات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کیونکہ آپؑ کا فرمان ہے کہ:

"۔۔۔مَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِهِ زُرْتُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ ذَلِكَ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فِي النَّارِ أَخْرَجْتُهُ"

(بحارالأنوارج:98ص:16)

"جس نے اپنی زندگی میں میری زیارت کی اس کی وفات کے بعد میں اس کی زیارت کے لئے ضرور آؤں گا اور اگر اس کو آتش جہنم میں جلتا پایا تو میں اسے آتش جہنم سے نجات دلاؤں گا"۔

پس اگر انھوں نے اس شخص کو معذب دیکھ لیا تو وہ ضرور اسے نجات دلائیں گے اور یہ وہ آخری مرحلہ ہے جو گناہ گار زائران کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ ہے۔

ترکِ زیارت کے نقصانات

زیارتِ امام حسینؑ کو نہ صرف انجام دینے کے حوالے سے فضیلت بیان ہوئی ہے بلکہ امام حسینؑ کی زیارت کو ترک کرنے کا بھی بے پناہ نقصان بتایا گیا ہے۔ وہ نقصانات یوں بیان ہوئے ہیں۔

ا۔رزق میں کمی اور خیر سے محرومی:

آپؑ کی زیارت کے تارک کے رزق اور عمر سے برکت اٹھ جاتی ہے۔روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

"۔۔۔إِذَا تَرَكْتُمْ زِيَارَتَهُ نَقَصَ اللهُ مِنْ أَعْمَارِكُمْ وَأَرْزَاقِكُم۔۔۔"

(کامل الزیارات ص:151)

"اگر تم نے امامؑ کی زیارت کو ترک کیا تو تمھارے رزق اور عمر میں کمی واقع ہوجائے گی"۔

روایتوں میں یہ بھی موجود ہے کہ:

"من لم یزر قبر الحسین ع فقد حرم خیرا کثیر او نقص من عمرہ سنة"

(کامل الزیارات ص: 151)

"ترک زیارت سے انسان خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی قطعی عمر میں ایک سال کم ہو جاتا ہے۔"

۲۔ایمان کی کمی اور شیعہ واقعی نہ ہونا:

زیارت ترک کرنے والا اپنے اچھے اعمال کے باوجود کم ترین ایمان کے درجے پر ہوگا۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

"من لم یأت قبر الحسین ص حتی یموت کان منتقص الدین منتقص الإیمان و إذا دخل الجنة کان دون المؤمنین فیھا" (کتاب المزار ص: 56)

"جس شخص نے قبر حسینؑ کی زیارت نہ کی یہاں تک وہ مر گیا تو وہ دین اور ایمان میں ناقص ہوگا اور جب جنت میں وارد ہوگا تو مومنین سے کم تر مقام پر ہوگا"۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے کہ:

"مَنْ لَمْ یَأْتِ قَبْرَ الْحُسَیْنِ ع وَ هُوَ یَزْعُمُ أَنَّهُ لَنَا شِیعَةٌ حَتَّی یَمُوتَ فَلَیْسَ هُوَ لَنَا بِشِیعَةٍ"

(کامل الزیارات ص: 193)

"جو شخص امام حسینؑ کی زیارت نہ کرے یہاں تک کہ وہ مر جائے وہ یہ گمان رکھتا ہوگا کہ وہ ہمارے شیعوں میں سے ہے جبکہ وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہوگا"۔

۳۔خدا اور رسولؐ کے حق کو ترک کرنا:

زیارت امام حسینؑ کو ترک کرنا دراصل رسول اکرمؐ کی نافرمانی اور خدا اور رسولؐ کے حق کو ترک کرنا ہے۔ اس ضمن میں روایت وارد ہوئی ہے کہ:

"فِیمَنْ تَرَكَ زِیَارَةَ الْحُسَیْنِ ع وَ هُوَ یَقْدِرُ عَلَی ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ عَقَّ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ عَقَّنَا وَ اسْتَخَفَّ بِأَمْرٍ" (تھذیب الأحکام ج: 6 ص: 45)

"اگر کسی شخص کے لئے امامؑ کی زیارت کرنا ممکن ہو اور وہ امامؑ کی زیارت نہ کرے تو اس شخص نے پیغمبرؐ و خاندانِ پیغمبرؐ پر ظلم و ستم کیا ہے اور ان کے حکم کو خفیف جانا ہے (نافرمانی کی ہے)"

دوسری جگہ روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

”قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَجَّ دَهْرَهُ ثُمَّ لَمْ يَزُرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ع لَكَانَ تَارِكاً حَقّاً مِنْ حُقُوقِ رَسُولِ اللَّهِ ص“

”اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی پوری زندگی مراسم حج میں شرکت کرتا رہے اور زیارتِ امام حسینؑ نہ کرے تو ایسا ہے جیسے اس نے حقوق پیغمبر اکرمؐ میں سے ایک حق کو ادا نہیں کیا“۔

”لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَجَّ أَلْفَ حَجَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع لَكَانَ قَدْ تَرَكَ حَقّاً مِنْ حُقُوقِ اللَّهِ“

(کامل الزیارات ص: 193)

”اگر تم میں سے کسی آدمی نے ہزار حج ادا کئے ہوں اور قبرِ حسینؑ پر نہ جائے تو اس نے خداوند متعال کے حقوق میں سے ایک حق کو ادا نہیں کیا“۔

۴۔ امام حسینؑ پر جفا:

”بِأَبِي وَ أُمِّي [الْحُسَيْنَ] الْمَقْتُولَ بِظَهْرِ الْكُوفَةِ وَ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْوَحْشِ مَادَّةً أَعْنَاقَهَا عَلَى قَبْرِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الْوَحْشِ يَبْكُونَهُ وَ يَرْثُونَهُ لَيْلاً حَتَّى الصَّبَاحِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَإِيَّاكُمْ وَ الْجَفَا“

(مستدرک الوسائل ج: 10 ص: 258)

روایت میں تواتر سے بیان ہوا ہے کہ زیارتِ امام حسینؑ کا ترک کرنا گویا امامؑ پر جفا کرنا ہے۔

یہاں تک کہ امیر المومنین امام علیؑ نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ فرمایا تھا: ”میرے ماں باپ حسینؑ پر قربان ہو جائیں کہ جو کوفہ کے نزدیک شہید کئے جائیں گے۔ خدا کی قسم گویا کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ جنگل کے حیوانات ان کے بہتے ہوئے خون پر سوگوار ہو رہے ہیں“ پھر فرمایا: ”جب تمام موجودات حتیٰ کہ جنگل کے حیوانات بھی اللہ کے حکم و ارادہ سے اس عظیم شہید کے حقوق سے شناسا ہوں تو اے لوگوں! تم ان پر ظلم و جفا سے پرہیز کرنا“۔

ایک اور روایت میں بیان ہے کہ:

"قَالَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع قُلْتُ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخاً قَالَ أَوَ مَا تَأْتُونَهُ قُلْتُ لَا قَالَ مَا أَجْفَاكُمْ"

(کامل الزیارات ص: 290)

"امامؑ نے دریافت کیا کہ: تمھارے اور قبرِ حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جواب دیا: ۱۶ فرسخ کا فاصلہ ہے۔ امامؑ نے فرمایا: کیا تم ان کی زیارت کے لئے نہیں جاتے؟ جواب دیا: نہیں۔ فرمایا: آہ تم نے کس قدر جفا کی"۔

۵۔ محرومی از مقام آخرت:

روایتوں میں ترکِ زیارتِ امام حسینؑ کرنے والے کا مقامِ آخرت میں محرومیوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک بیان ہوا ہے کہ:

"سَأَلْتُهُ عَمَّنْ تَرَكَ الزِّيَارَةَ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ"

(کامل الزیارات ص: 193)

"ایک شخص نے امامؑ سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بغیر کسی علت کے امام حسینؑ کی زیارت کو ترک کرتا ہے تو امامؑ نے جواب دیا کہ وہ شخص اہل دوزخ میں سے ہے"۔

اگر زیارت ترک کرنے والا اپنے باقی اچھے اعمال کی وجہ سے جنت میں پہنچ بھی جائے تب بھی روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

"إن دخل الجنة كان دون المؤمنين في الجنة"

(کامل الزیارات ص: 193)

"اگر وہ اہل جنت میں سے ہوا تو مومنین سے کمتر درجہ میں ہوگا"

ایک اور مقام پر بیان ہوا ہے کہ:

"وَ اللَّهِ لِحَظِّهِمْ أَخْطَئُوا وَ عَنْ ثَوَابِ اللَّهِ زَاغُوا وَ عَنْ جِوَارِ مُحَمَّدٍ ص تَبَاعَدُوا"

(کامل الزیارات ص: 295)

"قسم بخدا! ایسے لوگ عظیم ثواب سے محروم ہیں اور پیغمبرؐ کی بہشت میں ہمسائیگی سے محروم رہیں گے"

یہاں یہ بات بیان کرتے چلیں کہ ہر کام چاہے واجب ہو یا مستحب مقامِ خوف پر حکم وجوبی یا استحبابی ساقط ہو جاتا ہے لیکن زیارتِ امام حسینؑ کے حوالے سے بہت سی روایتیں اس حوالے سے ملتی ہیں کہ امام حسینؑ کی زیارت خوف کی وجہ سے بھی ترک نہ کی جائیں۔

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

"لَاتَدَعْ زِيَارَةَقَبْرِ الْحُسَيْنِ ع فَإِنَّ مَنْ تَرَكَهُ رَأَى مِنَ الْحَسْرَةِ مَايَتَمَنَّى أَنَّ قَبْرَهُ كَانَ عِنْدَه"

(تهذیب الأحکام ج:6 ص:47)

امام جعفر صادقؑ نے ایک صحابی سے فرمایا: "دشمنوں کے خوف سے زیارت امام حسینؑ ترک نہ کرنا ورنہ حسرت کرو گے کہ اے کاش اپنی ساری عمر قبر پر گزار دیتا اور (میری موت بھی وہاں پر آتی اور) میں امامؑ کے نزدیک دفن ہوتا"۔

محمد بن مسلم کی امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ امامؑ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تم امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! مگر خوف و ہراس کے ساتھ پھر آپؑ نے فرمایا:

"فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ هَذَا أَشَدَّ فَالثَّوَابُ فِيهِ عَلَى قَدْرِ الْخَوْف..."

(کامل الزیارات ص:126)

"امامؑ نے فرمایا: اس خوف سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ جس قدر خوف ہوگا اس قدر ثواب ہوگا، پھر فرمایا: جو شخص خوف و ہراس کے عالم میں زیارت امام حسینؑ کے لئے آئے تو خداوند تعالیٰ روز قیامت کے خوف اور اس کے حساب وکتاب سے اسے محفوظ رکھے گا اور اسے امن وسلامتی عطا کرے گا اور وہ خدا کی بخشش کے ساتھ واپس جائے گا اور اس پر ملائکہ سلام بھیجیں گے اور نبی اس کی زیارت کریں گے اور اس کے لئے دعا کریں گے اور اللہ کے لطف وکرم سے واپس آئے گا اور اسے راہ میں کوئی ضرر دینے والا ضرر نہ دے سکے گا"۔

ابن بکیر امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ میں امام حسینؑ کی زیارت کا شوق رکھتا ہوں لیکن جب میں روانہ ہوتا ہوں تو میرا دل حکمرانوں کے جاسوسوں کے شر سے خوف زدہ ہو جاتا ہے اور میں ارادہ زیارت ملتوی کر دیتا ہوں تو امامؑ نے جواب دیا:

”فَقَالَ يَا ابْنَ بُكَيْرٍ أَمَا تُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ اللّٰهُ فِينَا خَائِفاً أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ خَافَ لِخَوْفِنَا أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَكَانَ يُحَدِّثُهُ الْحُسَيْنُ ع تَحْتَ الْعَرْشِ وَآمَنَهُ اللّٰهُ مِنْ أَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُ فَإِنْ فَزِعَ وَقَّرَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَسَكَّنَتْ قَلْبَهُ بِالْبِشَارَةِ“

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 457)

”اے ابن بکیر کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ہماری محبت میں خدا تم کو حیران و پریشان اور خوفزدہ دیکھے اور کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو شخص ہمارے لئے خوفزدہ ہو تو خداوند تعالیٰ اسے اپنے عرش کے نیچے مقام عنایت کرے گا اور امام حسینؑ اس سے گفتگو فرمائیں گے اور جس دن لوگ سراسیماں ہوں گے (قیامت کے خوف سے) تو اللہ اس کو امن وسلامتی عطا کرے گا اور اگر وہ خوف زدہ ہوگا تو ملائکہ آسمانی اسے قوت وحوصلہ عطا کریں گے اور اسے بشارت دیں گے (جنت کی یا رحمت خداوندی کی) جس سے اس کے دل کو قرار آجائے گا“۔

زیارتِ امام حسین علیہ السلام کے اوقاتِ مخصوص

زیارت امام حسینؑ ایک بہترین عمل ہے۔ اب یہ زائر کے اختیار میں ہے کہ اس کارِ عظیم کو جتنا چاہے حاصل کرے۔ آپؑ کی زیارت ہر وقت میں کی جاسکتی ہے۔ وقت وساعت کی کوئی قید نہیں ہے۔

دوسری جانب آپؑ کی زیارت کے فضائل وخواص زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے مخصوص اوقات میں زیارت کی سفارش بھی کی گئی ہے۔ ان اوقات مخصوصہ میں زیارت کرنے سے خصوصی فضائل ودرجات کا حصول ممکن ہے۔ روایت میں مخصوص اوقات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ ہفتہ وار زیارت:

امامؑ کی زیارت ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ کرنا اس شخص کے لئے جو امکانی اختیار رکھتا ہو خصوصاً روزِ جمعہ بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

”قال لي كم بينك و بين قبر الحسين ع قلت يوم للراكب و يوم و بعض يوم للماشي قال أفتأتيه كل جمعة قلت لا ما آتيه إلا في حين قال ما أجفاكم“

(ثواب الأعمال ص:88)

”امامؑ نے سوال کیا کہ تمھارے اور قبرِ حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ کہا اگر سواری میں جایا جائے تو ایک دن اور اگر پیدل جایا جائے تو ایک پورا دن اور اگلے دن کا کچھ حصہ۔ پھر امامؑ نے سوال کیا کہ کیا تم ہر جمعہ امامؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ کہا نہیں مگر کبھی کبھی۔ امامؑ نے فرمایا کہ کس قدر تم نے امامؑ پر جفا کی“۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا کہ:

”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ الْبَتَّةَ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا وَ فِي نَفْسِهِ حَسْرَةٌ مِنْهَا وَ كَانَ مَسْكَنُهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع“

(كامل الزيارات ص:183)

”جو شخص ہر جمعہ امامؑ کی زیارت کرے اللہ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور وہ اس دنیا سے کوئی حسرت لے کر نہیں جائے گا۔ (یعنی کامیاب و کامران جائے گا اور اس کی کوئی حسرت باقی نہیں رہے گی) اور جنت میں اس کا ٹھکانہ و مسکن امام حسینؑ کے ساتھ ہوگا“۔

۲۔ ماہانہ زیارت:

آپؑ کی ہر ماہ زیارت کی وصیت کی گئی ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو کربلا کے نزدیک رہتے ہیں۔ روایتوں میں اس کا ثواب یوں بیان ہوتا ہے کہ:

”قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ ع مَا لِمَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ ع فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الثَّوَابِ قَالَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ ثَوَابُ مِائَةِ أَلْفِ شَهِيدٍ مِثْلِ شُهَدَاءِ بَدْرٍ“

(كتاب المزار ص:55)

”جب پوچھا گیا کہ اس شخص کے لئے جو ہر ماہ امامؑ کی زیارت کے لئے جاتا ہے کیا ثواب ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا وہ ثواب کہ جو ایک لاکھ شھداء بدر کا ہے“۔

اور بعض روایتوں میں جیسا کہ آگے آئے گا بیان ہوا ہے کہ جو زیارت کے لئے کربلا جانے کی ہر ماہ قدرت رکھتا ہو اور نہ جائے اس نے امامؑ پر ظلم و جفا کیا۔

۳۔سالانہ زیارت:

آپؑ کی زیارت سال میں چند بار کرنے کے حوالے سے بھی بہت سی روایتیں آئی ہیں۔ایک روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

''قال ابو عبداللہ یَا سَدِیرُ تَزُورُ قَبْرَ الْحُسَیْنِ ع فِي كُلِّ يَوْمٍ قُلْتُ لَا قَالَ مَا أَجْفَاكُمْ قَالَ تَزُورُهُ فِي كُلِّ جُمْعَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ تَزُورُهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزُورُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ قُلْتُ قَدْ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ يَا سَدِيرُ مَا أَجْفَاكُمْ بِالْحُسَيْنِ ع أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِلَّهِ أَلْفَ مَلَكٍ شُعْثاً غُبْراً يَبْكُونَ وَيَزُورُونَ لَا يَفْتُرُونَ زُوَّاراً لِقَبْرِ الْحُسَيْنِ ع وَثَوَابُهُمْ لِمَنْ زَارَهُ''

(کامل الزیارات ص: 291)

''امامؑ نے سدیر سے پوچھا کہ کیا تم ہر روز امامؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہو؟ سدیر نے جواب دیا کہ نہیں۔ امامؑ نے فرمایا تم نے کس قدر جفا کی۔ پھر سوال کیا کہ کیا ہر جمعہ زیارت امام حسینؑ کرتے ہو؟ کہا نہیں۔ کہا ہر ماہ؟ جواب: نہیں۔ کہا پس ہر سال امامؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہوگے؟ جواب: کبھی کبھی۔ امامؑ نے فرمایا کہ تم نے کس قدر امام حسینؑ پر ظلم و جفا کیا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتے خاک آلود اور غبار آلود حالت میں گریہ کرتے ہیں اور مرثیہ کرتے ہیں بغیر کسی طرح کی رکاوٹ کے مسلسل یہ کام کرتے ہیں امام حسینؑ کی زیارت کرتے ہوئے اور اس کا ثواب امامؑ کی زیارت پر آنے والے زائروں کو ملتا ہے۔''

ایک اور روایت اس ضمن میں یوں بیان ہوئی ہے:

''عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ع قَالَ مَنْ أَتَى قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع فِي السَّنَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَمِنَ مِنَ الْفَقْرِ''

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 438)

''جو شخص ہر سال تین بار زیارت کرے گا وہ فقر و افلاس سے محفوظ رہے گا''۔

ایک اور روایت میں آیا ہے:

”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ حَقٌّ عَلَى الْغَنِيِّ أَنْ يَأْتِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ وَ حَقٌّ عَلَى الْفَقِيرِ أَنْ يَأْتِيَهُ فِي السَّنَةِ مَرَّةً“

(کتاب المزار ص: 28)

”ہر صاحب استطاعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ سال میں دو دفعہ اور فقیر کے لئے ضروری ہے کہ وہ سال میں ایک بار امام حسینؑ کی زیارت کرے“۔

اور روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ ائْتُوا قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً“

(وسائل الشیعۃ ج: 14 ص: 532)

”تم پر لازم ہے کہ (قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے) سال میں ایک بار آؤ“ البتہ جو لوگ بہت دور دراز کے علاقوں کے رہنے والے ہیں ان کو وصیت کی گئی ہے کہ وہ ہر تین سال میں ایک مرتبہ ضرور زیارت کے لئے جائے“۔

روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قُلْتُ وَ مَنْ يَأْتِيهِ زَائِراً ثُمَّ يَنْصَرِفُ مَتَى يَعُودُ إِلَيْهِ وَ فِي كَمْ يَأْتِي وَ كَمْ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُهُ قَالَ لَا يَسَعُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ وَ أَمَّا بَعِيدُ الدَّارِ فَفِي كُلِّ ثَلَاثِ سِنِينَ فَمَا جَازَ ثَلَاثُ سِنِينَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَقَدْ عَقَّ رَسُولَ اللَّهِ ص وَ قَطَعَ حُرْمَتَهُ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ“

(بحار الأنوار ج: 98 ص: 14)

”راوی نے سوال کیا یا امامؑ جو امام حسینؑ کی زیارت کر کے واپس پلٹا ہے وہ کتنے دنوں میں واپس امامؑ کی زیارت کے لئے آئے؟ امامؑ نے فرمایا: وہ ایک مہینہ سے زیادہ امامؑ کی زیارت کو ترک نہیں کر سکتا جہاں تک اس شخص کی بات ہے جس کی منزل بہت دور ہے وہ ہر تین سال میں امامؑ کی زیارت کرے۔ اگر وہ تین سال میں بھی نہ آیا تو پیغمبرؐ کے مخالفین میں سے (عاق شدہ اور قطع حرمت کرنے والوں میں سے) شمار ہوگا مگر یہ کہ کسی علت کی وجہ سے ترک کرے“۔

ایک اور روایت میں ذکر ہوا کہ:

"عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال۔۔۔لا ينبغي التخلف عنه أكثر من أربع سنين"

(کامل الزیارات ص: 297)

"سزاوار نہیں ہے کہ امامؑ کی زیارت کو چار سال سے زیادہ عرصے کے لئے چھوڑا جائے"۔

۴۔ماہ وایام مخصوص:

آپؑ کی زیارت کے لئے کچھ مخصوص ماہ وایام کا بھی ذکر آیا ہے کہ جس میں امامؑ کی زیارت کرنے کا اجروثواب بھی بیشتر ہے۔ان میں سے چند اوقات جو روایتوں سے حاصل کئے ہیں وہ مندجہ ذیل ہیں:

ا۔ماہ رجب وشعبان:

ماہ رجب وشعبان اپنے دامن میں زیارت کے مخصوص اوقات رکھتا ہے۔روز اول و ۱۵ رجب اور ۱۵ شعبان زیارت کرنے کے لحاظ سے اثر خاص رکھتے ہیں۔امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے:

"مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الْبَتَّةَ"

(تهذيب الأحكام ج:6 ص:48)

"جو شخص اول رجب کو امامؑ کی زیارت کرے گا خدا اس کے تمام گناہ معاف کردے گا"۔

امام رضاؑ سے روایت ہے کہ:

"سألت أبا الحسن الرضا ع في أي شهر نزور الحسين ع قال في النصف من رجب والنصف من شعبان"

(إقبال الأعمال ص: 657)

"امامؑ سے سوال کیا گیا کہ ہم کس مہینے میں امامؑ کی زیارت کریں؟ امامؑ نے فرمایا: ۱۵ رجب و ۱۵ شعبان۔ روز وشب شعبان کے حوالے سے بہت زیادہ فضیلت آئی ہے"۔

"عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُصَافِحَهُ مِائَةُ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ أَلْفَ نَبِيٍّ فَلْيَزُرْ قَبْرَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّينَ ع يَسْتَأْذِنُونَ اللَّهَ فِي زِيَارَتِهِ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَى وَ

عِیسَی وَ مُحَمَّدٌ ص قُلْنَا لَهُ مَا مَعْنَی أُولُو الْعَزْمِ قَالَ بُعِثُوا إِلَی شَرْقِ الْأَرْضِ وَ غَرْبِهَا جِنِّهَا وَ إِنْسِهَا"

(بحارالأنوار ج:98 ص:93)

''امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں: جوشخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے مصافحہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ۱۵ شعبان کو امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے کیونکہ انبیاء کی ارواح اس دن امام حسینؑ کی زیارت کے لئے اللہ سے اجازت طلب کرتی ہیں۔ان انبیاء میں اجازت طلب کرنے والوں میں اولوالعزم انبیاءؑ بھی شامل ہیں۔راوی نے سوال کیا کہ اولوالعزم انبیاء کون ہیں۔فرمایا: نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ۔راوی نے سوال کیا کہ اولوالعزم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ کہ جن کو مشرق ومغرب (یعنی دنیا کے ہر گوشے پر) چاہے انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے سب پر مبعوث کیا گیا ہے۔''

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

''عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ نَادَى مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يَا وَفْدَ الْحُسَيْنِ لَا تَخْلُوا اللَّيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ فَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَطَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّنَةُ حَتَّى يَجِيءَ النِّصْفُ"

(وسائل الشیعۃ ج:14 ص:470)

''امامؑ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پہلی تاریخ آتی ہے تو (آسمان سے) منادی ندا دیتا ہے اے امام حسینؑ کے وفد (ماننے والوں) ۱۵ شعبان کو زیارت امام حسینؑ ترک نہ کرو۔اگر تم جان جاؤ (کہ اس دن زیارت کرنے کا کیا ثواب وفضیلت ہے) تو تم پورا سال ۱۵ شعبان کے آنے کا انتظار کرو'۔اس طرح تین سال متواتر ۱۵ شعبان امام حسینؑ کی زیارت کرنے کے حوالے سے بھی روایت موجود ہے''۔

۲۔ماہ رمضان المبارک:

ماہ رمضان کے تمام شب وروز امامؑ کی زیارت کے لئے خاص ہیں۔روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

''عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ع فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مَاتَ فِي الطَّرِيقِ لَمْ يُعْرَضْ وَ لَمْ يُحَاسَبْ وَ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ آمِناً"

(وسائل الشیعۃ ج:14 ص:473)

’’جو شخص ماہ رمضان میں امام حسینؑ کی زیارت کرے اور اسی سفر زیارت میں اسے موت آئے تو روز قیامت اس کا محاسبہ نہیں کیا جائے گا اور اسے کہہ دیا جائے گا کہ امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے‘‘۔

اسی طرح ماہ رمضان کی پہلی، پندرھویں اور آخری رات خاص اہمیت رکھتی ہے۔امام صادق ؑ سے جب رمضان کی زیارت کے بارے میں سوال کیا گیا تو امامؑ نے فرمایا:

’’فقال من جاءه ع خاشعا محتسبا مستقيلا مستغفرا فشهد قبره في إحدى ثلاث ليال من شهر رمضان أول ليلة من الشهر أو ليلة النصف أو آخر ليلة منه تساقطت عنه ذنوبه و خطاياه‘‘

(إقبال الأعمال ص: 10)

’’امامؑ نے فرمایا جو امام حسینؑ کی زیارت کے لئے خشوع وخضوع، اپنا محاسبہ کرتے ہوئے کی حالت میں معافی اور مغفرت طلب کرتے ہوئے ماہِ رمضان کی ان تین راتوں شب اول، شب نصف وشب آخر میں سے کسی ایک رات کو آئے تو اس کے گناہ وخطائیں معاف کردی جائیں گی‘‘۔

رمضان میں امام حسینؑ کی زیارت کا سب سے خاص وقت لیلۃ القدر ہے کہ جس میں امامؑ کی زیارت کے حوالے سے بہت سی روایتیں ملتی ہیں۔

امام صادق ؑ سے روایت ہے کہ:

’’عن أبي عبد الله ع قال إذا كان ليلة القدر فيها يفرق كل أمر حكيم نادى مناد تلك الليلة من بطنان العرش إن الله قد غفر لمن زار قبر الحسين ع في هذه الليلة‘‘

(كامل الزيارات ص: 184)

’’جب شب قدر آتی ہے تو اس رات تمام امور کی تقسیم ہوتی ہے۔تو ساتھ ہی عرش خداوندی سے ندا آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان افراد کے گناہ معاف کردیئے ہیں جو زیارت امام حسینؑ کے لئے ان کی قبر شریف کی طرف آئے ہیں‘‘۔

۳۔عید کے دنوں:

عید کے دنوں میں زیارت امام حسینؑ کی وصیت کی گئی ہے خصوصاً شب عید الفطر اور عید قربان کے حوالے سے بہت سی روایتیں موجود ہیں۔

"قال أبو عبد الله ع من زار قبر الحسين بن علي ص ليلة من ثلاث ليال غفر الله له ماتقدم من ذنبه و ماتأخر قال قلت أي الليالي جعلت فداك قال ليلة الفطر أو ليلة الأضحى أو ليلة النصف من شعبان" (كتاب المزار ص:45)

"جو شخص تین راتوں میں سے کسی رات امامؑ کی زیارت کرے تو اللہ اس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے"۔ راوی نے سوال کیا کہ وہ کون سی تین راتیں ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شب عید فطر و قربان اور پندرھویں شعبان کی شب"۔

ایام عید میں امامؑ کی زیارت کا ثواب عام دنوں کے مقابلے میں خاص ہوتا ہے یہ اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"قال أبو عبد الله ع أيما مؤمن زار الحسين ع عارفا بحقه في غير عيد و لا عرفة كتب الله له عشرين حجة و عشرين عمرة مبرورات متقبلات و عشرين غزوة مع نبي مرسل أو إمام عدل"۔ (كامل الزيارات ص:183)

"جو شخص امامؑ کی زیارت کو امامؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے انجام دے گا عید اور عرفہ کے علاوہ (یعنی مخصوص ایام کے علاوہ) اس کے نامہ اعمال میں ۲۰ حج و عمرہ مبرورہ ومقبولہ اور ۲۰ غزوہ میں نبی مرسل یا امام عادل کے ساتھ مل کر جہاد کا ثواب لکھا جائے گا"۔

ایک روایت میں ذکر ہوا ہے کہ:

"قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ وَ أَلْفَ عُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ وَ قُضِيَتْ لَهُ أَلْفُ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ"

(تهذيب الأحكام ج:6 ص:51)

"جو شخص امامؑ کی زیارت کے لئے ایک سال میں تین راتوں، شب نصف شعبان اور شب عید الفطر اور شب عید قربان حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار حج مبرور اور ہزار عمرہ مقبول کا ثواب لکھے گا اور اس کی ہزار دنیاوی واخروی حاجات کو پورا کرے گا"۔

۵۔ یوم عرفہ:

یوم عرفہ ان عظیم دنوں میں سے ہے کہ جس کے حوالے سے متواتر روایات موجود ہیں کہ یہ بخشش ومغفرت ودعا کا دن ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی رمضان میں اپنے آپ کو نہ بخشوا سکے تو پھر وہ صرف عرفہ کے دن (عرفات کے میدان میں) اپنے آپ کو بخشوا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پُرفضیلت دن میں اگر ضعف روزہ کی وجہ سے انسان روز عرفہ کی دعا نہ پڑھ سکے تو اس دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ پس اگر کوئی اس پر فضیلت دن عرفات کے میدان میں نہ جا سکے تو وہ امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے۔

بشیر دہقان کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ امامؑ نے مجھ سے سوال کیا:

"يَا بَشِيرُ أَحَجَجْتَ الْعَامَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا وَ لَكِنِّي قَدْ عَرَّفْتُ بِالْقَبْرِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع"

(کامل الزیارات ص: 185)

"اے بشیر کیا اس سال تم حج کرنے گئے تھے؟ بشیر نے کہا کہ اے امامؑ میں آپ پر قربان ہو جاؤں نہیں لیکن میں نے امام حسینؑ کی قبر مطہر پر عرفہ کا دن گزارا"۔

پھر امامؑ نے فرمایا:

"فَقَالَ يَا بَشِيرُ وَ اللَّهِ مَا فَاتَكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ لِأَصْحَابِ مَكَّةَ بِمَكَّةَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فِيهِ عَرَفَاتٌ فَسِّرْهُ لِي فَقَالَ يَا بَشِيرُ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَغْتَسِلُ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ ثُمَّ يَأْتِي قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع عَارِفاً بِحَقِّهِ فَيُعْطِيهِ اللَّهُ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا أَوْ يَضَعُهَا مِائَةَ حَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ وَ مِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُورَةٍ وَ مِائَةَ غَزْوَةٍ مَعَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ إِلَى أَعْدَى عَدُوٍّ لَهُ يَا بَشِيرُ اسْمَعْ وَ أَبْلِغْ مَنِ احْتَمَلَ قَلْبُهُ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع يَوْمَ عَرَفَةَ كَانَ كَمَنْ زَارَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي عَرْشِهِ"

(کامل الزیارات ص: 171)

"امامؑ نے فرمایا اے بشیر اللہ کی قسم تم سے کوئی فضیلت فوت نہیں ہوئی جو صاحبان مکہ کی مکہ میں تھی (وہ تمام فضیلت تمھارے لئے بھی ہے) بشیر کہتا ہے میں نے کہا اے امامؑ میں آپ پر قربان وہاں عرفات بھی ہے۔ آپ میرے لئے اس کی وضاحت کر دیں۔ امامؑ نے فرمایا اے بشیر! جو قبر امام حسینؑ کی زیارت کے لئے امامؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے آیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ شط الفرات پر غسل کرے اور پھر امامؑ کی زیارت

کے لئے آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم کہ جو وہ اٹھاتا اور رکھتا ہے کہ بدلے میں سو حج مقبول اور سو عمرہ مبرور اور سو جنگوں میں نبی مرسل کے ساتھ ان کے دشمنوں کے خلاف جہاد کا ثواب دیتا ہے۔ پھر فرمایا اے بشیر سن اور پہنچا دے اس کو کہ جس کا قلب برداشت کر سکے کہ جو شخص امامؑ کی روز عرفہ زیارت کرتا ہے ایسا ہے کہ جیسے وہ اللہ کی عرش پر زیارت کرتا ہے''۔

ایک اور روایت میں امامؑ بیان کرتے ہیں کہ:

''إِنَّ اللهَ يَبْدَأُ بِالنَّظَرِ إِلَى زُوَّارِ الْحُسَيْنِ ع عَشِيَّةَ عَرَفَةَ قَبْلَ نَظَرِهِ إِلَى أَهْلِ الْمَوْقِفِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ لِأَنَّ فِي أُولَئِكَ أَوْلَادَ زِنًا وَ لَيْسَ فِي هَؤُلَاءِ أَوْلَادُ زِنًا''

(کامل الزیارات ص: 170)

''امام جعفرِ صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شب عرفہ، زائر قبر حسینؑ سے نظر لطف کرنا شروع کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے اہل موقف (عرفات میں وقوف کرنے والوں) سے بھی پہلے۔ امامؑ نے فرمایا ہاں۔ راوی کہتا ہے ایسا کیوں؟ امامؑ نے جواب دیا کیونکہ اہل موقف میں اولاد زنا بھی ہوتے ہیں، لیکن قبر حسینؑ پر اولاد زنا نہیں ہوتے ہیں''۔

ایک اور روایت میں عرفہ کے دن امامؑ کی زیارت کا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

''قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع يَوْمَ عَرَفَةَ كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَجَّةٍ مَعَ الْقَائِمِ ع وَ أَلْفَ أَلْفِ عُمْرَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ص وَ عِتْقَ أَلْفِ أَلْفِ نَسَمَةٍ وَ حُمْلَانَ أَلْفِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَبْدِيَ الصِّدِّيقُ آمَنَ بِوَعْدِي وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فُلَانٌ صِدِّيقٌ زَكَّاهُ اللهُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ وَ سُمِّيَ فِي الْأَرْضِ كَرُوبِيّاً''

(کتاب المزار ص: 46)

''جو شخص امام حسینؑ کی عرفہ کے دن زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار ہزار حج کا جو امام قائمؑ کے ہمراہ انجام دیئے ہوں اور ہزار ہزار عمرے پیغمبر اکرمؐ کی ہمراہی میں اور ہزار ہزار غلاموں کے آزاد کرنے اور ہزار ہزار سواروں کو اللہ کی راہ میں تیار کرنے کا ثواب لکھتا ہے''۔

٦۔ یوم عاشوراء اور اربعین (چہلم):

محرم وصفر کے مہینے میں دو روز یوم عاشوراء و چہلم کی زیارت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

''عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ع قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَانَ كَمَنْ زَارَ اللّٰهَ فِي عَرْشِهِ''

(مستدرك الوسائل ج:10 ص:292)

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں: ''جو شخص قبر امام حسینؑ کی روز عاشورا امامؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے زیارت کرے تو ایسا ہے جیسے اس نے اللہ تعالیٰ کی عرش پر زیارت کی''۔

ایک اور حدیث میں امامؑ فرماتے ہیں:

''مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ ع يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ''

(إقبال الأعمال ص:568)

''جس نے روز عاشورا امامؑ کی زیارت کی اس کے لئے جنت واجب ہے''۔

ایک اور حدیث کہ جسے جابر جعفی نے امام جعفر صادق ؑ سے نقل کیا ہے

''قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لِي هَؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ، مَنْ بَاتَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ ع لَيْلَةَ عَاشُورَاءَ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَطَّخاً بِدَمِهِ كَأَنَّمَا قُتِلَ مَعَهُ فِي عَرْصَتِهِ وَقَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ ع يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَوْ بَاتَ عِنْدَهُ كَانَ كَمَنِ اسْتُشْهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ''

(كامل الزيارات ص:173)

''جابر جعفی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق ؑ سے روز عاشور ملاقات کی۔ امامؑ نے فرمایا: وہ لوگ اللہ کے زوّار ہیں اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) (یعنی خدا) اس پر واجب ہے کہ وہ زائر کا اکرام کرے۔ جو شخص امامؑ کی قبر پر رات جاگتے ہوئے گزارے وہ اللہ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ امام مظلومؑ کے خون میں غلطاں ہوگا ایسے کہ جیسے وہ امامؑ کے ساتھ عصر عاشور قتل کیا گیا ہو اور پھر فرمایا جو شخص امامؑ کی قبر کی روز عاشور یا شب عاشور زیارت کرے ایسا ہی ہے جیسے اس نے امامؑ کے ہاتھوں پر اپنی جان دی''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:

”قَالَ مَنْ سَقَی یَوْمَ عَاشُورَاءَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ ع كَانَ كَمَنْ سَقَى عَسْكَرَ الْحُسَیْنِ ع وَ شَهِدَ مَعَهُ“

(کامل الزیارات ص: 174)

”جو شخص عاشوراء کے دن لوگوں کو آپؑ کے حرم میں سیراب کرے تو ایسے ہے جیسے اس نے روز عاشوراء امامؑ کے لشکر کو سیراب کیا اور ان کے ساتھ شہادت پائی“۔

اربعین کے حوالے سے امام حسن عسکریؑ سے روایت ہے کہ:

”قَالَ عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ

صَلَاةُ الْخَمْسِينَ

وَ زِيَارَةُ الْأَرْبَعِينَ

وَ التَّخَتُّمُ فِي الْيَمِينِ

وَ تَعْفِيرُ الْجَبِينِ

وَ الْجَهْرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

(تهذيب الأحكام ج: 6 ص: 52)

”علاماتِ مومن ۵ ہیں:

۱۔ ۵۰ یا ۵۱ رکعت نماز (پنجگانہ/ نافلہ)

۲۔ زیارت اربعین

۳۔ سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا

۴۔ خاک پر پیشانی رکھنا

۵۔ بسم اللہ کا بلند آواز سے تلاوت کرنا۔

شرائط وآداب زیارت

تمام عبادات کی طرح زیارت کے بھی مخصوص آداب وشرائط ہیں۔ روایات میں جن آداب و شرائط کا تذکرہ ہوا ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

شرائط:

۱﴾ آپؑ کی زیارت خالص اللہ کے لئے ہو روایت میں مختلف الفاظ میں اس شرط کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مثلاً:

"یرید اللہ وجہہ اللہ"

"یرید اللہ عز وجل"

"لا یرید بہ الا اللہ"

ویسے بھی امامؑ کی زیارت ایک عبادت ہے اور عبادت میں شرط یہ ہے کہ وہ اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔ پس اس میں تکبر، شہرت، فخر وافتخار، برتری، جاہ طلبی، ریاکاری نہیں ہونی چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ روایتوں میں اس سے منع کیا ہے۔ بعض جگہ آیا ہے:

"غیر مسکفٍ ولا مستکبر"

اور بعض جگہ آیا ہے کہ:

"لا اشرا ولا بطرہ سمعہ"

بلکہ محتسباً ہونی چاہئے یعنی اپنا محاسبہ کرتے ہوئے یا زیارت سے اس کا قصد پیغمبرؐ اور ان کے خاندان سے ادائیگی حق اور محبت ہونا چاہئے۔ روایتوں میں اس کی طرف اس طرح سے اشارہ کیا گیا ہے۔

"وصلۃ نبیہ" اور بعض میں یہ آیا ہے کہ

"حب رسول اللہ وحب فاطمہ وحب امیر المومنین۔۔۔۔۔۔"

۲﴾ زیارت امامؑ معرفت، شوق، ایمان اور تقویٰ کے ساتھ ہونی چاہئے اور جتنی زیادہ معرفت ہوگی جتنا زیادہ امام کے حقوق ومراتب سے واقف ہوگا۔ جتنا زیادہ باشوق اور باایمان اور تقویٰ کے ساتھ

امامؑ کی زیارت کرے گا اسی اعتبار سے اس کو آپؑ کی زیارت سے درجات حاصل ہوں گے۔اسی حوالے سے اکثر روایتوں میں نقل ہوا ہے کہ "عارفاً بحقه' امامؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے اور" وھو یعلم انه امام مفترض الطاعة علی العباد"۔اس عالم میں زیارت ہو کہ وہ جانتا ہو کہ امامؑ کی اطاعت تمام بندوں پر واجب ہے اور بعض میں "شوقاً الیه" کہا گیا ہے کہ جوشوق کے ساتھ زیارت کرنے پر دلالت کرتا ہے اور بعض میں ایمان اور ورع کا ذکر کیا گیا ہے۔

آداب:

زیارت میں آداب سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو زیارت کے لئے آمادہ کرے۔جس طرح انسان کسی اہم شخصیت سے ملنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے تیاری کرتا ہے اور جس قدر وہ شخصیت اہم ہوتی ہے اسی قدر وہ تیاری کرتا ہے۔اسی طرح امامؑ کی زیارت کے لئے بھی کچھ آداب ذکر ہوئے ہیں۔یعنی امامؑ کی زیارت پر جانے والے کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو امامؑ کی زیارت کے لئے تیار کرے اور یہ تیاری کیسی ہونی چاہئے مختلف احادیث میں ان کو بیان کیا گیا ہے۔جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱﴾ باطہارت ہو: غسل یا وضو کر کے امامؑ کے حرم میں داخل ہو اس حوالے سے بہت سی روایتیں ملتی ہیں۔

"إِذَا كُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يَعْنِي الْحُسَيْنَ ع فَإِنْ أَصَبْتَ غُسْلاً فَاغْتَسِلْ وَ إِلَّا فَتَوَضَّأْ ثُمَّ ائْتِهِ"

(وسائل الشیعۃ ج:14 ص:489)

"جب امامؑ کی (زیارت کے لئے جاؤ) اور حرم کے قریب پہنچ جاؤ اگر غسل کر کے ممکن ہو تو غسل ورنہ وضو کرو" خصوصاً بعض روایتوں میں غسل کرنے اور بعض میں شط الفرات سے غسل کرنے کا بہت ثواب ذکر کیا گیا ہے۔روایت میں آیا ہے کہ

"فَاغْتَسِلْ وَ لَا تَطَيَّبْ وَ لَا تَدَّهِنْ وَ لَا تَكْتَحِلْ حَتَّى تَأْتِيَ الْقَبْرَ" (وسائل الشیعۃ ج:14 ص:539)

"پس وہ غسل کرے اور خوشبو، تیل اور سرمہ کا استعمال نہ کرے یہاں تک کہ قبر امام حسینؑ تک پہنچ جائے"

۲﴾ آداب میں ہے کہ امامؑ کی زیارت ماشیاً (پیدل) ہو اور غم واندوہ کے ساتھ امامؑ کے اوپر ہونے والے مظالم کو یاد کرتے ہوئے نوحہ وگریہ وزاری کے ساتھ اور بھوک اور پیاس کے عالم میں

ہو۔روایت میں بیان ہوا ہے کہ:

''مَنْ أَتَى قَبْرَ الْحُسَيْنِ مَاشِياً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَ مَحَا عَنْهُ''

(وسائل الشیعۃ ج:14 ص:440)

''جو امام حسینؑ کی قبر پر پیدل چل کر آئے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور ہزار گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور ہزار درجات بلند ہو جاتے ہیں''

ایک اور روایت میں ذکر ہوا ہے کہ

''فَإِذَا أَتَيْتَ الْفُرَاتَ فَاغْتَسِلْ وَ عَلِّقْ نَعْلَيْكَ وَ امْشِ حَافِياً''

(کامل الزیارات ص:133)

''جب تم فرات کے کنارے پہنچ جاؤ تو غسل کرو اور اپنے نعل کو اٹھالو اور پا برہنہ چلو اس طرح کہ جیسے ایک عبد ذلیل چلتا ہے''۔

''إِذَا زُرْتَ أَبَا عَبْدِ اللهِ ع فَزُرْهُ وَ أَنْتَ حَزِينٌ مَكْرُوبٌ شَعِثٌ مُغبر''

(ثواب الأعمال ص:88)

''جب امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جاؤ تو غمزدہ وسوگوار دل افسردہ و پریشان، گرد آلود اور غبار آلود (یعنی جیسے پہنچے ہوں اسی حالت میں) پیش خدمت ہو جاؤ پھر امامؑ سے اپنی حاجات کا ذکر کرے۔اور وہاں سے واپس پلٹ جائے کربلا کو اپنا وطن قرار نہ دے''۔

''بلغني أن قوما إذا زاروا الحسين بن علي حملوا معهم السفر فيها الحلاوة و الأخبصة و أشباهها لو زاروا قبور أحباءهم ما حملوا ذلك''

(کامل الزیارات ص:130)

''امامؑ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ زیارت امامؑ کے لئے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ پرتکلف غذا ساتھ لے جاتے ہیں (یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کا سفر خوشی و فرحت کا سفر ہے اور وہ تفریح گاہ کی طرف جا رہے ہیں) جب کہ وہ جب اپنے آباؤ اجداد کی قبور کے پاس جاتے ہیں تو اس قسم کا پرتعیش کھانا نہیں لے جاتے''

امامؑ نے مفضل سے فرمایا:

"قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ع تَزُورُونَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ لَا تَزُورُوا وَ لَا تَزُورُونَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَزُورُوا"

(وسائل الشیعۃ ج: 11 ص: 423)

"امامؑ فرماتے ہیں کہ تمھارا زیارت امام حسینؑ پر آنا بہتر ہونا چاہیے، زیارت پر نہ جانے سے اور نہ جانا بہتر نہیں ہونا چاہیے، زیارت پر جانے سے"

پھر فرمایا:

"قَالَ تَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَذْهَبُ إِلَى قَبْرِ أَبِيهِ كَئِيباً حَزِيناً وَ تَأْتُونَهُ أَنْتُمْ بِالسُّفَرِ كَلَّا حَتَّى تَأْتُونَهُ شُعْثاً غُبْراً"

(وسائل الشیعۃ ج: 11 ص: 422)

"تم میں سے جب کوئی اپنے آباؤ اجداد کی قبر کی زیارت کے لئے جاتے ہو تو حیران، پریشان، مغموم ہوتے ہو اور جب زیارت امامؑ کے لئے جاتے ہو تو ایسے نہیں جاتے۔ پس امامؑ کی زیارت کے لئے نہ جاؤ مگر غمزدہ و مغموم اور سر پر خاک ہو"

۳﴾ روزہ رکھنا: روایت میں امامؑ کی زیارت پر جانے والوں کے لئے آداب میں سے روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

"عن أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع:۔۔۔ فَصُمْ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا أَمْسَيْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ صَلَاةَ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْ فَانْظُرْ فِي نَوَاحِي السَّمَاءِ وَ اغْتَسِلْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ تَنَامُ عَلَى طُهْرٍ"

(تهذيب الأحكام ج: 6 ص: 76)

امامؑ فرماتے ہیں کہ "جب تم امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جانے کا قصد کرو تو نکلنے سے پہلے بدھ، جمعرات اور جمعہ تین دن روزہ رکھو۔ جب تم جمعہ کا روزہ رکھ لو اور رات کی نماز پڑھ لو پھر تم آسمان کی طرف نگاہ کرو اور اس شب میں مغرب سے پہلے غسل کرو اور اس کے بعد طہارت کے عالم میں سو جاؤ"۔

۴﴾ اذن دخول و زیارت: آداب میں سے اہم ترین عمل اذن دخول اور زیارت کا پڑھنا ہے۔

نتیجہ

فضیلت زیارت امام حسینؑ اس قدر زیادہ ہے کہ قابل شمار نہیں ہے۔ اگر چہ یہ فضیلت عرفان، اخلاص، ایمان، تقویٰ، شعور و شوق زائر کے لحاظ سے کم زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح زمانے کے اعتبار سے بھی اس میں فرق آتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کون سا وقت ثواب کے لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر روایت کی طرف نگاہ کی جائے تو بعض روایتوں میں رجب، شعبان کی زیارت کو پُر فضیلت و بعض میں عرفہ کی زیارت کو پُر فضیلت قرار دیا گیا ہے جبکہ زیارت اربعین کو تو مومنین کی نشانی کہا گیا ہے لیکن اگر تمام اطراف و جوانب کی طرف نگاہ کرے تو زیارت شب و روز عاشورا سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ جس میں یہاں تک روایت میں ملتا ہے کہ زیارت کا ثواب امام حسینؑ کے قدموں میں امامؑ کی خاطر جان قربان کرنا اور قیامت میں امام حسینؑ کے خوف کے ساتھ غلطاں محشور ہوتا ہے اور یہ جزا تمام امور سے افضل ہے۔ ایک ہزار حج رسولؐ کی معیت میں کرنے سے بھی افضل کیونکہ ایک ہزار حج کہاں اور خون حسینؑ کی درخشانیاں کہاں!۔

امام محمد باقرؑ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ:

"قَالَ مَنْ زَارَ الْحُسَيْنَ ع يَوْمَ عَاشُورَاءَ حَتَّى يَظَلَّ عِنْدَهُ بَاكِيا..."

(البلد الأمین ص:269)

جو امام حسینؑ کی عاشور کے دن زیارت کرے اور اس دن گریہ و زاری میں گزارے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بیس لاکھ (۲،۰۰۰،۰۰۰) حج اور عمرہ اور غزوہ میں جہاد کرنے کا کہ جن میں ہر حج و عمرہ و غزوہ رسولؐ اور آئمہؑ کے ساتھ ہوگا کا ثواب نامہ اعمال میں لکھے گا۔ سوال کیا گیا کہ ان لوگوں کا جو اس دن اپنے شہروں میں ہوں اور ان کے لئے امام حسینؑ کے روضے تک آنا ممکن نہ ہو تو ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ امامؑ فرماتے ہیں: اگر وہ دن کے ابتدائی حصے میں زوال سے پہلے یہ کریں کہ اس روز صحراء کی طرف نکل جائیں یا چھتوں پر چڑھ جائیں اور امامؑ پر سلام بھیجیں اور ان کے قاتلوں پر نفرین کریں اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں۔ اور پھر امام حسینؑ پر گریہ و زاری کریں اور نوحہ خوانی کریں اور اپنے گھر والوں کو امامؑ پر

رونے کا حکم دیں اور اپنے گھر میں مجلس امام حسینؑ کو برپا کریں اور لوگوں کے ساتھ مل کر گریہ کریں۔ ایک دوسرے کو امامؑ کی مصیبت پر تعزیت کریں، تو میں ضامن ہوں اگر انھوں نے یہ سب اللہ کے لئے (اخلاص کے ساتھ) انجام دیا تو یہ سارا ثواب اس کے لئے بھی لکھا جائے گا۔ پھر امامؑ سے فرمایا کیا امامؑ آپ ضامن ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں میں ضامن ہوں۔ پھر راوی نے سوال کیا ہم کیسے ایک دوسرے کو تعزیت کریں؟ امامؑ نے کہا کہو:

"أعظم الله أجورنا بمصابنا بالحسين ع وجعلنا وإياكم من الطالبين بثاره مع وليه الإمام المهدي من آل محمد ع"

(البلد الأمين ص:269)

اگر ممکن ہو تو اپنی حاجات کے لئے اس دن نہ نکلو (روزی کمانے اور نہ خرید و فروخت کرنے) کیونکہ یہ روز، روزِ نحس ہے اور اس میں حاجت پوری نہیں ہوگی اور پوری ہوگی تو برکت اور اضافہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس دن ذخیرہ کرو ورنہ ذخیرہ میں بھی برکت نہیں ہوگی نہ اس کے لئے نہ اس کے گھر والوں کے لئے جس نے ایسا کیا اس کے لئے یہی سب ثواب ہے۔

حوالہ جات

۱۔ وسائل الشیعہ - محمد بن حسن الحر العاملیؒ
۲۔ مستدرک الوسائل - المحدث نوریؒ
۳۔ بحارالانوار - علامہ مجلسیؒ
۴۔ کامل الزیارات - ابن قولویہ القمیؒ
۵۔ اقبال الاعمال - السید علی بن طاؤسؒ
۶۔ ثواب الاعمال - الشیخ صدوقؒ
۷۔ تہذیب الاحکام - الشیخ طوسیؒ
۸۔ کتاب المزار - الشیخ مفیدؒ
۹۔ البلدالامین - ابراہیم بن علی کفعمیؒ

Green Island Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

Last Chance To Win The Battle Of Education

Admission are Open for:

Class I to X, XI, XII
B.Com Part I & II
Only Commerce

Accounting, Economics & Business Studies

O LEVEL CRASH COURSE

Under the Supervision of Sir Qasim Sharif

Cell: (+92) 334-3321622, Email: gidespk@gmail.com
GIDES, Near Zainab Panjwani Hospital, Jamshed Quartar, Karachi.

---

al-furat Travel & Tours

Tel: (+92 21) 322 422 46-47-48 Email: info@alfurat.net

Asghar Khoja 0321-2309878
Ali Abbas Khoja 0321-2309888

RABI-UL-AWAL GROUP'S
17 R'AWAL IN MADINA

Package-1
UMRAH
12 DAYS
15 JAN 2014

Package-2
UMRAH-IRAQ
24 DAYS
15 JAN 2014

Package-3
UMRAH IRAQ-IRAN
32 DAYS
15 JAN 2014

Package-4
IRAQ
12 DAYS
26 JAN 2014

Package-5
IRAQ-IRAN
28 DAYS
26 JAN 2014

HAJJ
2014
AGHA DAWOODANI
REGISTRATION OPEN
GOVT SCHEME

FOR MORE INFORMATION AND DETAILS
DOWNLOAD OUR ANDROID APPLICATION OR VISIT ON WEBSITE

www.alfurat.net

SUIT # 3, HANIF MANSION, BEHIND BOHRI MASJID, NEAR NISHTAR PARK,
SOLDIER BAZAR NO 3, KARACHI

قواعد وضوابط

۱۔ اس کتابچہ میں موجود سوالنامہ کے جوابات اسی کتابچہ سے وصول کیے جائیں گے۔شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۲۔ سوالنامہ کے جوابات ۱۵ سے ۴۰ سال تک کے افراد سے قبول کیے جائیں گے۔

۳۔ صحیح جواب کے نشان ایک سے زائد ہونے کی صورت میں جواب نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

۴۔ انعامات کی تفصیل:

پہلا انعام: Android Mobiles (مرد وخواتین دونوں کے لیئے)

بہترین نمبر حاصل کرنے والے مرد وخواتین کے درمیان مزید پانچ، پانچ خصوصی انعامات دیئے جائے گے۔

ایک سے زائد افراد کے صحیح جوابات ہونے کی صورت میں تمام انعامات قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جائیں گے اور تمام صحیح جواب دینے والوں کو عمومی انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

۵۔ مقابلہ میں شامل ہونے کی فیس مبلغ پچاس روپے ہے جو مقالہ حاصل کرتے وقت ادا کرنا ہوگی۔

۶۔ کتابچہ GIYF اور GIWW سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

(GIYF کے اوقات صبح ۹ سے رات ۷ تک اور GIWW کے اوقات صبح ۹ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷ ہیں)

کتابچہ ۱۱ دسمبر ۲۰۱۳ء سے ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء تک حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

۷۔ جواب نامہ ۲۶ دسمبر ۲۰۱۳ء سے ۳ جنوری ۲۰۱۴ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

۸۔ جواب نامہ صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے اور رات 9 بجے سے 11 بجے کے درمیان جمع کروایا جاسکتا ہے.

۹۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام عیدِ زہراؑ کے جشن میں کیا جائے گا۔

۱۰۔ نتائج کے اعلان کے ایک ہفتے بعد تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۱۔ کتابچہ جمع کراتے وقت اپنے "ب" فارم یا "شناختی کارڈ" کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کر آئیں۔

Green Island Youth Forum

(A Project of GIT®)

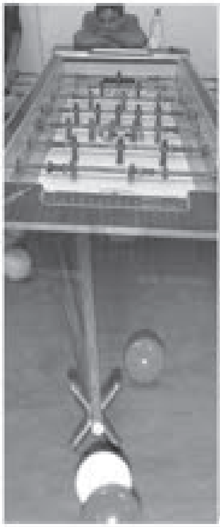

NEW ANNOUNCEMENT For KIDS

GIYF Announces Special Packages for Kids (Age B/W 12 to 14 Years)

Playing Timing: 4:30 P.M To 6:30 P.M

✓ KIDS MONTHLY PACKAGE (12 TO 14 YEARS)

Packages	Amount	Activities
Package no. 1	Rs. 100/-	Only Small Pool / All Indoor Games
Package no. 2	Rs. 200/-	Table Tennis, Striker, Hand Football & Small Pool

✓ KIDS 3 MONTHS PACKAGE (12 TO 14 YEARS)

Packages	Amount	Activities
Package no. 1	Rs. 250/-	Only Small Pool / All Indoor Games
Package no. 2	Rs. 500/-	Table Tennis, Striker, Hand Football & Small Pool

✓ KIDS 6 MONTHS PACKAGE (12 TO 14 YEARS)

Packages	Amount	Activities
Package no. 1	Rs. 500/-	Only Small Pool / All Indoor Games
Package no. 2	Rs. 1,000/-	Table Tennis, Striker, Hand Football & Small Pool

GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Ghusl Khana
Fatimiyah Community Centre, Karachi.
Email: giyf@greenislandtrust.org.
Web: youth.greenislandtrust.org

☎ **Contact: 0213-2253606**

سوالات

۱۔ ذہنی سکون اور اطمینان قلب حاصل کرنے کا طریقہ:

الف: نماز | ب: روزہ

ج: زیارت | د: ا، ب، ج تینوں

۲۔ "زور" سے مراد

الف: میلان | ب: عدول

ج: حضور | د: کسی کی طرف مائل ہونا اور باقی سے عدول کرنا

۳۔ امام حسینؑ کی زیارت میں کن عبادتوں کا ثواب شامل ہے۔

الف: جہاد | ب: دیدارِ مومن

ج: عیادت | د: ا، ب، ج تینوں

۴۔ زیارت امام حسینؑ کا ثواب

الف: ہزار روزے داروں کے برابر ہے | ب: ہزار جہاد میں شرکت کے برابر ہے

ج: ہزار نمازوں کے برابر ہے | د: ا، ب، ج تینوں

۵۔ زائر جب زیارت امام حسینؑ کرنے جاتا ہے تو __________ اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔

الف: رسول اکرمؐ | ب: امام علیؑ

ج: فرشتے | د: ا، ب، ج تینوں

۶۔ امام حسینؑ کی زیارت کی راہ میں

الف: ہر قدم کے عوض نیکیاں لکھی جاتی ہیں | ب: ہر قطرہ عرق سے ملائکہ پیدا ہوتے ہیں

ج: فرشتے ہمراہی کرتے ہیں | د: تینوں

۷۔ وہ شخص گناہ سے پاک ہوجاتا ہے جو

الف: امام حسینؑ کی زیارت کرے   ب: امام رضاؑ کی زیارت کرے

ج: شھداء آل محمد کی زیارت کرے   ج: تینوں غلط

۸۔ بروز قیامت جب زائرانِ امام حسینؑ کو پنجتنؑ کی صفوں میں آنے کا حکم دیا جائے گا تو پرچم ______ کے ہاتھوں میں لہرارہا ہوگا۔

الف: رسول خداؐ   ب: امام علیؑ

ج: امام حسنؑ   د: امام حسینؑ

۹۔ روایت کے مطابق امام صادق ؑ نے اپنے صحابی کو۔۔۔۔۔۔۔جانے کا کہا؟

الف: مدینہ کے راستے پر   ب: کربلا کے راستے پر

ج: نجف کے راستے پر   د: قادسیہ کے راستے پر

۱۰۔ جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے۔

الف: وہ ہم سخنِ پروردگار ہوگا   ب: وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے خدا کی زیارت کی ہو

ج: وہ پروردگار کی پناہ میں ہوتا ہے   د: تینوں

۱۱۔ غلط جملے کا انتخاب کریں

الف: کچھ مواقع ایسے ہوتے ہیں جو بعض اعمال صالحہ کے اثر کو مکمل طور پر ختم کردیتے ہیں۔

ب: زائر امامؑ ہمیشہ کے لیے آتش جہنم میں باقی نہیں رہ سکتا۔

ج: جتنے اعمال صالحہ ہیں وہ انسان ساز و نجات بخش ہے۔

د: ا، ب، ج تینوں غلط

۱۲۔ جو شخص امامؑ کی زیارت کو ترک کرتا ہے

الف: وہ خیر کثیر سے محروم ہوتا ہے   ب: عمر میں کمی آجاتی ہے

ج: دین میں کمی آجاتی ہے   د: تینوں

۱۳۔ روایت کے مطابق دو شخصیات زائرِ امام حسینؑ کے دائیں بائیں کے ساتھ ہوتی ہیں جب تک وہ اپنے گھر نہ لوٹ جائے؟

الف: امام حسینؑ و حضرت عباسؑ ب: رسول اکرمؐ و امام حسینؑ

ج: رسول اکرمؐ اور امام علیؑ د: امام علیؑ و امام حسینؑ

۱۴۔ خوف کی وجہ سے امام حسینؑ کی زیارت کا ترک کرنا

الف: باعث حسرت ہوگا ب: ضروری ہے

ج: مستحب ہے د: تینوں غلط

۱۵۔ امام حسینؑ کی زیارت ______

الف: صرف روز عرفہ کی جاسکتی ہے ب: صرف روز عاشوراء کی جاسکتی ہے

ج: صرف رجب وشعبان د: ہر وقت

۱۶۔ جو شخص ہر جمعہ امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے ______

الف: گناہ معاف ہوجاتے ہیں ب: کوئی حسرت باقی نہیں رہے گی

ج: جنت میں اس کا ٹھکانہ امام حسینؑ کے ساتھ ہوگا د: تینوں

۱۷۔ وہ شخص فقر وافلاس سے محفوظ رہے گا جو

الف: ہر سال امام کی زیارت کے لیے جاتا ہے ب: ہر دو سال میں ایک بار جاتا ہے

ج: تین سال میں ایک بار جاتا ہے د: تینوں غلط

۱۸۔ جو لوگ نزدیک رہتے ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ

الف: سال میں ایک بار زیارت کرے ب: سال میں دوبار زیارت کرے

ج: صاحب استطاعت دوبار اور فقیر ایک بار د: تینوں غلط

۱۹۔ جو شخص ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے مصافحہ کرنا چاہتا ہے وہ

الف: ماہ رجب میں زیارت کرے ب: ۳ شعبان

ج: روز عرفہ د: تینوں غلط

۲۰۔ کون سے نبیؑ اولوالعزم انبیاءؑ میں شمار نہیں ہوتے

الف: حضرت آدمؑ — ب: حضرت نوحؑ

ج: حضرت موسیٰؑ — د: حضرت عیسیٰؑ

۲۱۔ رمضان میں امام حسینؑ کی زیارت کا سب سے خاص وقت ______________

الف: اوّل رمضان — ب: پندرہ رمضان

ج: لیلۃ القدر — د: آخر رمضان

۲۲۔ جو شخص امام حسینؑ کی ____________ زیارت کرے ایسا ہے جیسے خدا کی زیارت کی

الف: روز عاشوراء — ب: روز عرفہ

ج: دونوں صحیح — د: دونوں غلط

۲۳۔ علامت مومن میں سے ہے۔

الف: روز عاشور زیارت کرنا — ب: روز اربعین زیارت کرنا

ج: ۱۵ شعبان زیارت کرنا — د: تینوں غلط

۲۴۔ زیارت امام حسینؑ کی شرط یہ ہے کہ

الف: وہ قربۃ الی اللہ ہونی چاہیے — ب: پیغمبرؐ اور ان کی اہلِ بیتؑ سے محبت کے لیے

ج: امامؑ کی معرفت کے ساتھ — د: تینوں

۲۵۔ خدا کے نزدیک محبوب ہے کہ

الف: امام حسینؑ کی زیارت کی جائے — ب: کربلا کو اپنا وطن بنائے

ج: دونوں غلط — د: دونوں صحیح

۲۶۔ امام حسینؑ کی قبر کی پہلی بار زیارت کس نے کی؟

الف: جابر ابن عبدانصاری — ب: محمد بن مسلم

ج: بی بی زینبؑ — د: بی بی اُمِ سلمیٰؑ

۲۷۔ کس امامؑ کے مطابق زائر امام حسینؑ کے تمام اعضاء و جوارح بھی امامؑ کے غم میں اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں؟

الف: امام علیؑ ب: امام علی رضاؑ

ج: امام جعفرِ صادقؑ د: امامِ زمانہ عج

۲۸۔ روایت کے مطابق زائرِ امام حسینؑ کو کون اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے؟

الف: مولا علیؑ ب: امام حسنؑ

ج: رسول خداؐ د: امام حسینؑ

۲۹۔ کن کے لئے میدانِ محشر میں نداء بلند ہوگی؟

الف: شیعانِ آلِ محمدؐ کے لئے ب: عزادار کے لئے

ج: زائرِ امام حسینؑ کے لئے د: تینوں غلط

۳۰۔ زائرِ امام حسینؑ کے پسینے سے خلق ہونے والے فرشتوں کی تعداد؟

الف: ستر ب: سات سو

ج: سات ہزار د: تینوں غلط

WILAYAT

TRAVEL & TOURS

G.L. No.3195

Mr. Ali Hussain Avd
0333-2214603
Mr. Muhammad Abbas Avd
0333-2397981

ANNOUNCES UMRAH GROUP

DEPARTURE: MID OF JAN 2014

17TH RABI UL AWAL IN MADINA

MOULANA IRFAN AVD
WILL ACCOMPANY OUR GROUP

PACKAGE COST 950$

MAKKAH (6 DAYS) MADINA (6 DAYS)

UMRAH CLASSES IN MADINA

LIMITED SEATS AVAILABLE

REGISTRATION OPEN

HAJJ 2014

(UNDER GOVT SCHEME)

For Further Details Contact:

Suite # 7, Murtaza Terrace, JM-198, Clayton Road, Soldier Bazar No. 3 Karachi.
Phone: (+92-21) 32293105-06 Fax: (+92-21) 32224944
wilayat.travels@gmail.com www.wilayattravel.com

GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW

Green Island Women Wing (GIWW)

(A Project of GIT®)

Reach the top, Do the best of your ability

IT'S TIME TO BE AN EXPERT!

Coaching Classes for

I.COM

Subjects Available:

Accounting
Business Maths
Statistics

Only In Rs. 1,000/-

Remaining Subjects will arrange in last 3 months

- *Last Date of Registration: 31st Jan,13*
- *Classes Commecing from: 1st Feb, 13*

Web Designing

Course Fees: 2,000/-
Duration: 2 Months

GIWW, Al-Jannat Valley, Near M.L Tower, Soldier Bazar#1, Karachi. Call: 32293742, Email: giwwpk@gmail.com

GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW GIWW

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (چھٹا شمارہ)

زیارتِ امام حسین علیہ السلام (آداب وفضیلت اقوالِ معصومین علیہم السلام روشنی میں)

رجسٹریشن فارم

رجسٹریشن نمبر:__________

نام:__________ جنس:__________

والد/شوہر کا نام:__________ تاریخ پیدائش:__________

ای۔میل:__________ تعلیمی اہلیت:__________

موبائل نمبر:__________ گھر کا فون نمبر:__________

پتہ:__________

____

میں نے کتاب میں دیئے گئے قواعد وضوابط کو پڑھ لیا ہے اوران پر عمل کروں گا/کروں گی۔

__________ __________

دستخط امیدوار دستخط والد/سرپرست

For Office Use

نام:__________ رجسٹریشن نمبر:__________

تاریخِ وصول:__________ وصول کرنے والے کا نام:__________

____

دستخط ومُہر

Feedback Form

۱) اس کتابچہ کے بارے میں آپ کی رائے:

۲) آئندہ کتابچوں میں کسی خاص موضوع کو پڑھنا چاہتے ہیں:

۱۔ جواب نامہ صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے اور رات 9 بجے سے 11 بجے کے درمیان جمع کروایا جاسکتا ہے۔

۲۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام عیدزہراؑ کے جشن میں کیا جائے گا۔

۳۔ نتائج کے اعلان کے ایک ہفتے بعد تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۴۔ انعام وصول کرنے کے لیے اس slip کو ساتھ لانا لازمی ہے۔

رجسٹریشن نمبر: ____________________

جواب نامہ

سوال	الف	ب	ج	د	سوال	الف	ب	ج	د
۱					۱۶				
۲					۱۷				
۳					۱۸				
۴					۱۹				
۵					۲۰				
۶					۲۱				
۷					۲۲				
۸					۲۳				
۹					۲۴				
۱۰					۲۵				
۱۱					۲۶				
۱۲					۲۷				
۱۳					۲۸				
۱۴					۲۹				
۱۵					۳۰				

PC
PIRANI
CATERING

Zamin Pirani
0332-4PCPC11

Quality Catering for Every Event

Pirani Event Managers & Picnic Planners

We Make Your Event Memorable One
We Provide Complete Setup For Wedding,
Dinner, Lunch Parties, Picnic, Birthday & Etc.

/PiraniCaterers
www.piranicatering.webs.com

CONTACT: 021-35439380
SHOP # 3, ZAINABIA HOUSE, SOLDIER BAZAR # 2, KARACHI.

Green Island Online Teaching

(A Project of GIT*)

We Give You Good Opportunity to Learn Talimat e Ahlebait (a.s) Online

Quran / Qaida

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.1,000/- Per Month	Rs.1,500/- Per Month

Arabic Language

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.1,500/- Per Month

Persian Language

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.1,500/- Per Month

Diniyat-Tawzeeh

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.1,500/- Per Month

Tajweed

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.1,500/- Per Month

Tafheem e Quran

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.2,000/- Per Month

Web Designing

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,500/- Per Month	Rs.2,000/- Per Month

Memorization

2 Days A Week	3 Days A Week
Rs.2,000/- Per Month	Rs.2,000/- Per Month

DURATION: 3 MONTHS ONLY

10% DISCOUNT FOR FIRST 10 STUDENTS

Contact Us

(+9221) 32253606

(+92) 321 3880748

giot.teacher

giot@greenislandtrust.org

GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Ghusl Khana Fatimiyah Community Centre, Karachi.

www.onlineteachings.greenislandtrust.org